دلیل و برہان کے زیر سایہ لکھی جانے والی علمی تحقیق

التحقیقات لدفع التلبیسات

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(آئینہ تحقیق میں)

مصنف:

پروفیسر سید اسد محمود کاظمی

گولڈ میڈلسٹ ایم۔اے پنجاب

جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف میرپور

زیر اہتمام: بزم انوار رضا میرپور آزاد کشمیر

Contact:
0345-5140406

اللّٰھم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللّٰھم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

باب دوم

کوئی ان کی قبا کی بندشوں کو کچھ نہیں کھتا

میلاد مصطفی ﷺ اور وفات مصطفی ﷺ

اپنے گرد و پیش اگر آپ کسی عیسائی، یہودی کو سُنیں تو وہ اپنے اپنے پیغمبر کی شان کو بیان کریں گے اور وہ کہیں گے کہ ہمارے نبی کی شان تو مسلمانوں کا قرآن بھی بیان کر رہا ہے۔ پتھر کا پجاری بھی پتھر کا ذکر بڑھ چڑھ کر بیان کرے گا مگر ستم ظریفی کہ رحمۃ اللعالمین نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا ابھی تک ان کی شان میں جھگڑ رہا ہے جن کے نام میں قدرت نے نکتہ بھی گوارہ نہ کیا۔

زیرِ نظر باب میں ہم نے منکرین میلاد کے دو اہم شبہات کا ازالہ مستند کتب سے کیا ہے۔ ہم ایقان و عرفان کی چوٹی پہ کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ تعصب کی عینک اتار کر اگر کوئی خالی الذہن ہو کر تلاشِ حق کیلئے آنے والی سطروں کا مطالعہ کرے گا تو اُسے ہمارے نقطہ نظر سے ضرور اتفاق ہو گا۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پالے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

دلیل و برہان کے زیر سایہ لکھی جانے والی علمی تحقیق

التحقیقات لدفع التلبیسات

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(آئینہ تحقیق میں)

مصنف:

پروفیسر سید اسد محمود کاظمی

جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف میرپور

زیر اہتمام: بزم انوار رضا میرپور آزاد کشمیر

Contact:
0345-5140406

۱۲ ربیع الاوّل یوم میلاد یا ۹ ربیع الاوّل:

ربیع الاوّل شریف میں جب ہر طرف عید میلاد کی بہار ہوتی ہے.....لوگ گھروں کو سجاتے ہیں.....دوکانوں کو سجاتے ہیں.....جھنڈے لہراتے ہیں.....لائٹنگ کرتے ہیں.....قمقمے روشن کرتے ہیں.....مساجد میں چراغاں ہوتی ہے.....فرحت و انبساط کا اظہار ہوتا ہے.....تو بعض مہربان قدرے خفا ہو کر یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ ''۱۲ ربیع الاوّل تو حضور نبی کریم ﷺ کا یوم ولادت ہے ہی نہیں آپ کا یوم ولادت تو ۹ ربیع الاوّل ہے۔''

اس شبہے کے ازالہ سے قبل ایک دلچسپ وضاحت سنیے۔راقم کے استاذ گرامی، آبروئے اہل سنت، شیخ التفسیر، علامہ مولانا محمد فاضل قادری زاد اللہ شرفہ الکریم ایک مرتبہ تفسیر بیضاوی شریف پڑھاتے ہوئے کسی ضمنی بحث میں فرمانے لگے'' کہ اہل سنت جب اپنی مساجد میں اذان کی ابتدا اور آخر میں خوش الحانی سے درود شریف

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یارسول اللہ

وعلی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

پڑھتے ہیں تو بعض لوگ کہتے ہیں'' دیکھیں جی! اگر کلماتِ اذان سے بالکل متصل درود شریف پڑھا جائے تو سُننے والے اس کو اذان کا حصہ سمجھ کر پڑھنے لگیں گے جس سے اذان میں اضافہ ہو جائے گا۔اس اعتراض میں معترض نے بڑی مکاری سے اول و آخر اتصالِ اذان کے الفاظ استعمال کر کے دراصل عوام الناس کو درود شریف ہی سے روکا ہے۔ہم التماس کریں گے کہ اگر کوئی آدمی اذان سے ۱۰ منٹ پہلے اور اذان کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	•••••	جشن عید میلاد النبی ﷺ (آئینہ تحقیق میں)
عنوان	•••••	میلاد النبی ﷺ
مصنف	•••••	پروفیسر سید اسد محمود کاظمی
پروف ریڈنگ	•••	حافظ ارشد محمود الغزالی (ایم۔اے عربی و اسلامیات)
اشاعت اول	•••	جون 2009ء جمادی الثانی 1430ھ
کمپوزنگ	•••••	محمد افضل خان (پرائم فوٹو سٹیٹ میرپور)
تعداد	•••••	1100
ہدیہ	•••••	80 روپے

دس منٹ بعد مذکورہ درود شریف

الصلوة والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰه

وعلی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰه

پڑھے تو کیا مانعین اس کی اجازت دیں گے؟ اس لیے کہ ۱۰ منٹ کے وقفہ کے بعد تو کوئی بھی درود شریف کو اذان کا حصہ نہیں سمجھے گا۔ تجربہ کہتا ہے کہ اس کی اجازت مانعین کبھی بھی نہیں دیں گے..... اچھا اگر ہم یہ کہیں کہ چلیں اگر اذان سے ایک گھنٹہ اول اور ایک گھنٹہ آخر متذکرہ درود شریف پڑھا جائے تو کیا اس کے جواز کا فتوی مانعین کبھی دیں گے؟ یقیناً نہیں۔ ملاحظہ فرمایئے کہ کس عیاری سے عوام الناس کو اصلِ درود شریف سے ہی روکا جا رہا ہے۔ مگر مغالطہ دہی کیلئے مکارانہ انداز میں ''اذان سے اول و آخر اتصال'' والی بات گھسیڑ لی جاتی ہے۔ اس لیے کہ اگر براہ راست درود شریف سے روکا تو عوامی ردعمل سامنے آئے گا اور بدعقیدگی کا لیبل لگے گا۔

بعینہ مانعینِ میلاد لوگوں کو میلاد شریف سے ہٹانے کیلئے یوم میلاد ۱۲ یا ۹ ربیع الاوّل کی مغالطہ دہی میں الجھا دیتے ہیں۔ اگر مانعینِ میلاد کے نزدیک حضور رحمتِ عالم ﷺ کا یوم میلاد ۱۲ ربیع الاوّل کو نہیں بلکہ ۹ ربیع الاوّل کو ہے تو کیا ہمیں یہ دریافت کرنے کا حق ہے کہ بتایا جائے کہ مانعین میلاد آیا ۹ ربیع الاوّل کو عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں؟ یا صرف میلاد کو روکنے کیلئے عوام کو تاریخوں کے چکر میں ڈالتے ہیں۔ بات اگر فقط تاریخ کی ہے تو آیئے! بسم اللہ اعلان کر دیجئے کہ ہمارے نزدیک حضور سرورِ عالم ﷺ کا یوم ولادت ۱۲ ربیع الاوّل نہیں بلکہ ۹ ربیع الاوّل ہے۔ اس لئے

منظر نامہ

باب اول: میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن عظیم

ہم ۹ ربیع الاوّل کو محفل میلاد النبی ﷺ منائیں گے۔ ہم کشادہ دلی اور خندہ روئی سے آپ کے جذبہ حق کو تسلیم کریں گے۔

بڑے بھولے بھالے بڑے اللہ والے
جناب آپ کو بس ہمی جانتے ہیں

۱۲ ربیع الاوّل یوم ولادت ہونے کی تحقیق:

یہ تو تھا الزامی جواب۔ اگر کسی کو مزید تحقیق کا شوق ہو تو لیجئے ۱۲ ربیع الاوّل کے یوم میلاد ہونے کے دلائل۔

(۱) ولد رسول اللّٰہ ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من ربیع الاوّل۔ (۲۷)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ عام الفیل سوموار کے دن ہوئی۔

(۲) شیخ محقق عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ یوم ولادت کے حوالہ سے ۱۲ ربیع الاوّل، ۲ ربیع الاوّل، ۹ ربیع الاوّل اور ۱۰ ربیع الاوّل کی روایات بیان کرنے کے بعد فیصلہ یوں کرتے ہیں۔

''پہلا قول یعنی ۱۲ ربیع الاوّل کا زیادہ مشہور و اکثر ہے۔ اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے۔ ولادت شریفہ کے مقام کی زیارت اسی رات کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھتے ہیں۔ یہ ولادت مبارکہ بارہویں ربیع الاوّل کی رات روز دوشنبہ واقع ہوئی۔ (۲۸)

ان کے علاوہ درج ذیل مصنفین نے بھی اپنی کتب میں یوم ولادت ۱۲ ربیع

۲۷۔ (سیرت نبویہ ابن کثیر جلد اوّل ص ۱۹۹) ۲۸۔ (مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۲۶، ۲۷)

باب دوم — میلاد النبی ﷺ اور وفات النبی ﷺ

باب سوم — میلاد مصطفےٰ ﷺ اور بدعت

الاوّل ہی بیان کیا ہے۔

(۳) الشیخ محمد ابن عبدالباقی الزرقانی نے ـــــ زرقانی شرح مواہب میں

(۴) الشیخ الامام نور الدین الحلبی نے ـــــ سیرت حلبیہ میں

(۵) الشیخ عبدالحق محدث دھلوی نے ـــــ ماثبت من السنۃ میں

(۶) امام حاکم نے ـــــ المستدرک میں

(۷) علامہ شہاب الدین احمد خفاجی نے ـــــ نسیم الریاض میں

(۸) علامہ علی القاری الحنفی نے ـــــ المورد الروی میں

(۹) محمد ابن اسحاق نے ـــــ سیرت ابن ہشام میں

ان کے علاوہ مانعین میلاد کے اجداد کے بھی چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں جنہوں نے ۱۲ ربیع الاوّل کو ہی یوم ولادت رسول ﷺ قرار دیا ہے۔

(۱۰) نواب صدیق حسن بھوپالی نے ـــــ الشمامہ العنبریہ من مولد خیر البریہ

(۱۱) مرزا حیرت دھلوی نے ـــــ المحمد میں

(۱۲) حکیم صادق سیالکوٹی نے ـــــ سید الکونین میں

(۱۳) ابراھیم میر سیالکوٹی نے ـــــ تاریخ نبوی میں

(۱۴) مولوی مودودی نے ـــــ سیرت سرور عالم میں

؎ اُنہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی
اُنہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

باب چہارم میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور تعین ایام و اوقات

باب پنجم میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ عید کا استعمال

۱۲ ربیع الاوّل کیا حضور ﷺ کا یوم وفات؟

ماہِ نور ربیع النور شریف میں کچھ مصلحین اُمت سے یہ لیکچر بھی سننے میں آتا ہے ''کہ ۱۲ ربیع الاوّل تو حضور نبی کریم ﷺ کا یوم وفات ہے..... اس روز صحابہ کرام پر تو مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے..... اہل بیت اطہار غم واندوہ میں مبتلا تھے..... دربار رسول ﷺ تو غم کا منظر پیش کر رہا تھا..... سیدہ نساء اہل الجنۃ تو صدمے سے نڈھال ہو رہی تھیں..... اور یہ لوگ اس دن جشن مناتے ہیں..... ان کا اپنا کوئی مرجائے تو یہ خوشی نہیں مناتے اور حضور ﷺ کے یوم وصال پر جشن مناتے ہیں''.....

انتہائی معصومیت، شرافت اور بھولے پن سے کئے گئے اس اعتراض میں فتنے کا ایک عفریت پنہاں ہے۔ جس کا اندازہ شاید آپ کو مکمل جواب پڑھنے کے بعد ہوگا۔ اولاً اعتراض کا مفہوم سادہ الفاظ میں یوں سمجھئے کہ ''چونکہ ۱۲ ربیع الاوّل کو حضور نبی رحمت ﷺ کا یوم وصال ہے جس دن صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور ساکنان مدینہ طیبہ کیلئے غم کا موقع تھا۔ اور انہوں نے غم کا اظہار کیا۔ اور اگر اپنا بیٹا یا عزیز فوت ہو جائے تو اس دن خوشی تو نہیں منائی جاتی لہٰذا ۱۲ ربیع الاوّل کا جشن نہیں بلکہ سوگ منایا جائے''۔

معترضین کے دوغلے پن پر حیرت کرتے ہوئے ہم یہ سطریں سپرد قرطاس کر رہے ہیں کہ اگر کوئی دس محرم الحرام کو اہل بیت اطہار کے غم کی وجہ سے غمناک ہو جائے تو یہ کہتے ہیں کہ دیکھو صدیوں کے بعد بھی سوگ منایا جا رہا ہے۔ اور اگر کوئی میلاد کی خوشی منائے تو کہتے ہیں کہ دیکھو یہ سوگ نہیں مناتے۔ عقل کا افلاس اس سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ

وعلی آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

انتساب

آسمان ہدایت کے ساتویں نیّرِ تاباں، مفتاح ابواب ولایت

ضیائے خورشیدِ نجف، آفتاب طریقت، ماہتاب شریعت

پروردہ آغوشِ ولایت، نجم الہدیٰ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کے نام

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

یکے از خدام درگاہ کاظمیہ

پروفیسر سید اسد محمود کاظمی

0345-9731968

بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ

جشن میلاد النبی ﷺ تو بدعت ——— مگر جشن دیو بند جائز

میلاد کے جلسے میں جانا تو بدعت ——— مگر رائیونڈ اجتماع میں شرکت جائز

میلاد کا تبرک تو حرام ——— مگر کوا کھانا باعث اجر و ثواب

حضور ﷺ کا یوم ولادت تو ممنوع ——— مگر اپنے مولویوں کی برسیاں بالکل درست

مساجد میں جلسہ میلاد تو ناجائز ——— مگر مرید کے مرکز میں سالانہ جلسہ جائز

اس سے بڑھ کر اور کیا کہا جا سکتا ہے

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

ہم اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ و نظریہ ہے کہ سرور عالم ﷺ آج بھی اپنے مزار مقدس میں حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہیں بلکہ

وللآخرة خيرلك من الاولى۔(۲۹)

ترجمہ: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ (کنز الایمان)

کے فرمان کے مطابق حیات ظاہری سے بڑھ کر شان و شوکت سے جلوہ گر ہیں۔ رہا وصال تو وہ ایک کیفیت تھی جس نے

كل نفس ذائقة الموت۔(۳۰)

کے حکم کی تعمیل کرنی تھی اور قانون قدرت کی تکمیل۔

حضور فخر عالم ﷺ قوانین قدرت توڑنے کیلئے نہیں بلکہ قوانین خداوندی کی

۲۹۔(الضحیٰ۔آیہ۴۔پارہ۳۰)　　۳۰۔ (الانبیاء۔آیت ۳۵۔پارہ ۱۷)

تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی:

الحمدللہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی رسولہ رحمۃ للعالمین

وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

لمحہ موجود میں دین اسلام کی اشاعت وتبلیغ کے دواہم ذرائع ۱۔تقریر،۲۔تحریر ہیں۔دونوں کی اپنی اپنی افادیت ہے۔اور ہر ذریعہ ایک انفرادیت بھی رکھتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں ذرائع کا اگرموازنہ کیا جائے توحسب ذیل امورسامنے آتے ہیں۔

۱۔ انسان کی گفتگوفضا میں تحلیل ہوجاتی ہے جبکہ نوک قلم سے نکلنے والے اشکال وحروف محفوظ ہوجاتے ہیں۔امام فخر الدین رازی،امام بیضاوی،علامہ قسطلانی،علامہ قرطبی اوراعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہم کو وصال کیے ہوئے زمانہ ہوگیا ہے۔مگران کی تصنیفات وتالیفات آج بھی ہدایت کا سامان ہیں۔

۲۔ گفتگو سے استفادہ وہ کرے گا جو اُس مخصوص وقت میں وہاں موجود بھی ہواور پھراس کو سمجھ بھی لے اور یاد بھی رکھے۔جو اس مخصوص نشست سے غیر حاضر رہا اس تک ابلاغ ممکن نہیں۔جبکہ تحریر کیلئے مذکورہ شرائط کا ہونا ضروری نہیں بلکہ یہ ہر حاضر وغائب تک ابلاغ کا ذریعہ ہے۔

آج کا دور جوکہ پرنٹ میڈیا اورالیکٹرانک میڈیا کا دور ہے۔اس میں تبلیغ اسلام کی نشری اور طباعتی ضرورت زیادہ ہوگئی ہے۔آج لوگ اپنے فاسدنظریات کو خوبصورت ٹائیٹل والی کتابوں میں پیش کر کے مسلمانوں کے عقیدہ وایمان سے کھیل

اتباع کیلئے آئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام انبیاء کرام، مرسلین عظام اس منزل سے گزرے ہیں۔ اوران سب نے پیغام اجل پر لبیک کہا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خوبصورت عقیدے کو یوں بیان فرمایا۔

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
ایسی آنی کہ فقط آنی ہے

اور پھر اس کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

جب ہمارا عقیدہ ہی یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ زندہ ہیں۔ اپنے مزار مبارک میں جلوہ گر ہیں تو ہم سوگ کس کا منائیں؟ سوگ تو وہ منائے جس کا کوئی مر گیا ہو۔ ہم تو اعلیٰ حضرت کی وساطت سے بقسم کہتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

۱۲ ربیع الاوّل یوم وصال نہیں تحقیقی جائزہ:

حضور نبی رحمت ﷺ کے وصال مبارک کے بارے میں صحیح احادیث میں کئی اشارے ملتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ تحقیق کہ ۱۲ ربیع الاوّل حضور رحمت عالم ﷺ کا یوم وصال قطعاً نہیں ہے۔

رہے ہیں۔ آج ہر دوسرا آدمی جس کو شاید وضو کا طریقہ تو نہ آتا ہو مگر ہر دینی مسئلہ پر یوں بحث کر رہا ہوگا گویا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے بعد فقاہت میں موصوف ہی کا نمبر ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اپنی اس جاہلانہ، شریرانہ اور مفسدانہ گفتگو کا عنوان لامکاں کے مکیں، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان بشریت، شان عبدیت، خداداد علوم غیبیہ اور خداداد اختیارات کو بنایا جاتا ہے۔

وہ شخص جس کا علمی حدودِ اربعہ "پکی روٹی" سے آگے نہیں وہ اُس شاہکار ربوبیت کے علم پر گفتگو کر رہا ہوگا جو والدہ کے پیٹ میں لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز کو بھی سماعت فرماتے ہیں۔۔۔ جس کی بات شاید خاتون خانہ نہ مان رہی ہو وہ اس پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات پر جھگڑ رہا ہے جن کی انگلی کے اشارے سے آسمان پر چاند اپنا راستہ تبدیل کر رہا ہے۔۔۔ جس کے پسینے سے اس کی اولاد کراہت محسوس کرے وہ اس محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو اپنے اوپر قیاس کر رہا ہے جن کا پسینہ صحابہ کرام بطور خوشبو طلب کرتے تھے۔۔۔ جن کی گزرگاہیں ان کی مہک کی وجہ سے ان کے گزرنے کا پتہ دیتی تھیں۔ جن کا لعاب دہن صحابہ اپنے چہرے پر ملتے، اپنے ہاتھوں پر ملتے۔۔۔

جس کا اپنا وجود زمین پر بوجھ ہے وہ اس مصطفیٰ کریم علیہ السلام کی شان نورانیت پر انگلی اٹھا رہا ہے جن کا خدا نے سایہ پیدا نہیں فرمایا۔۔۔ جن کے جسم نور پہ مکھی نہیں بیٹھتی۔۔۔ جن کی نیند سے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا۔۔۔ جن کی گفتگو کے دوران نور کی تجلیات مدینہ طیبہ کے در و دیوار پر پڑتی تھیں۔۔۔ جن کی بچیوں سے عقد کی وجہ سے عثمان

پہلی روایت صحیح مسلم:

امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی صحیح میں ایک روایت بیان فرماتے ہیں۔ کہ جب ایک یہودی نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا۔

یا امیر المومنین آیة فی کتابکم تقرئو نها لو علینا نزلت معشر الیهود لا تخذنا ذالك الیوم عیدا۔ قال ایّ آیة؟ قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا قال عمر انّی لاعلم الیوم الذی نزلت فیه والمکان الذی نزلت فیه علی النبی ﷺ بعرفات فی یوم جمعة۔(۳۱)

ترجمہ: اے امیر المومنین! آپ کی کتاب (قرآن پاک) میں ایک ایسی آیت ہے جس کی آپ تلاوت کرتے ہیں۔ اگر یہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی آیت؟ اس نے کہا **اَلیوم اکملت**.....الی آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس دن کو بھی جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری ہے اور اس جگہ کو بھی جانتا ہوں جہاں یہ آیت اتری ہے۔ یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر میدان عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی ہے۔

استدلال:

حدیث مذکورہ صحیحہ سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خطبہ حج ارشاد فرمایا تو اس وقت ۹ ذوالحج کو جمعہ کا دن تھا۔

۳۱۔ (صحیح مسلم۔ جلد۲۔ کتاب التفسیر۔ ص۴۲۰)

غنی ذوالنورین ہوں کیا اب بھی ان کی شان نورانیت پر مزید دلیل کی کسی کو ضرورت ہے۔

کیا کیا لکھا جائے ۔ تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی۔

ہر سال ماہ ربیع النّور میں مختلف مقامات پر روح پرور اور ایمان افروز محافل میلاد النبی ﷺ میں جب بھی شرکت کا موقع ملا تو عوام اہل سنّت کو عام طور پر منکرین میلاد کے ان شبہات میں الجھا ہوا پایا جو میلاد شریف کے متعلقہ ہوتے۔ جیسے

۱۔ کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ قرآن سے ثابت ہے؟

۲۔ ۱۲ ربیع الاوّل حضور ﷺ کا یوم پیدائش نہیں بلکہ آپ کا یوم پیدائش تو ۹ ربیع الاوّل ہے۔

۳۔ ۱۲ ربیع الاوّل تو حضور ﷺ کا یوم وصال ہے تو کیا یہ اہل سنت حضور ﷺ کے وصال کا جشن مناتے ہیں؟

۴۔ میلاد النبی ﷺ بدعت ہے۔ اور دین میں بدعت نا قابل معافی جرم ہے۔

۵۔ میلاد النبی ﷺ کے لئے دن اور وقت کا تعین بھی درست نہیں یہ تو دین میں مداخلت ہے۔

۶۔ عیدیں تو دو ہی ہیں یہ تیسری عید "عید میلاد النبی ﷺ" کہاں سے آ گئی۔

یہ وہ شبہات ہیں جن کی بوچھاڑ عوام اہل سنت پر کی جاتی ہے۔ تا کہ امت مسلمہ کا ٹوٹا ہوا رشتہ جو ان محافل میلاد النبی ﷺ کی وساطت سے دوبارہ مکینِ گنبد خضرٰی سے وابستہ ہو رہا ہے پھر تعطّل کا شکار ہو جائے۔ بے شک محافل میلاد النبی ﷺ مسلمانوں کے لئے رشتہ محبتِ مصطفےٰ ﷺ کی استواری کا ذریعہ ہیں۔ تو جو

دوسری روایت صحیح بخاری:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

انّ ابا بکر کان یصلیّ لھم فی وجع النبی ﷺ الذی توفی فیه حتیّ اذاکان یوم الاثنین وھم صفوف فی الصلوۃ فکشف النبی ﷺ ستر الحجرۃ ینظر الینا وھو قائم کان وجھه ورقة مصحف ثمّ تبسم یضحك فھممْنا ان نفتتن من الفرح بروية النبی ﷺ فنکص ابوبکر علی عقبیه لیصل الصفّ وظنّ ان النبی ﷺ خارج الی الصلوۃ فاشار الینا النبی ﷺ ان اتمّوا صلاتکم و ارخی السّترفتوفی من یومه ﷺ ۔(۳۲)

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے مرض وصال میں صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب پیر کا دن ہوا اور صحابہ کرام صفیں بنا کر نماز کی حالت میں تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے اور حضور رحمت کائنات ﷺ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسا لگ رہا تھا گویا کہ وہ قرآن عظیم کا ورق ہو۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا تو آپ ﷺ کی زیارت کی خوشی میں شاید ہم اپنی نماز ہی چھوڑ بیٹھتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے کی طرف مڑے تاکہ صف میں مل سکیں۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ نبی غیب داں نماز کیلئے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ نبی کریم علیہ السلام نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ تم اپنی

۳۲۔(صحیح البخاری۔جلد اوّل۔ص ۹۳۔کتاب الاذان۔قدیمی کتب خانہ)

لوگ ان محافل کو ہی متنازع بنا رہے ہیں وہ کس اسلام کی تبلیغ کر رہے۔ان محافل کو روک کر دین اسلام کی کون سی خدمت کی جا رہی ہے؟

مذکورہ بالا شبہات کا ازالہ محافل میں مختصراً تو کر دیا جاتا۔مگر دل میں یہ خواہش رہی کہ کیوں نہ ان کو تحریری شکل میں لایا جائے۔مگر شب و روز کی تدریسی، تقریری اور تبلیغی سرگرمیاں ہمیشہ ہی اس خواہش کو جامہ تکمیل پہنانے میں رکاوٹ بنی رہیں۔پھر اُس وقت اس خواہش کی تکمیل ہوتی دکھائی دی جب بے شمار احباب کے علاوہ راقم کے دیرینہ مخلص دوست چوہدری محمد عاصم نور قادری نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا۔ چوہدری صاحب، ماشاء اللہ ایک متحرک، سنجیدہ اور اہل سنّت کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں۔بلا مبالغہ ان کے کام کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ہمیشہ ہی راقم کی تالیفات پر راقم کا حوصلہ بڑھایا اور قیمتی مشورے دیئے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے اس دینی، ملی و مسلکی جذبہ میں استقامت اور روز افزوں ترقی فرمائے۔

چنانچہ راقم نے اس عنوان پر مواد ترتیب دینا شروع کیا اور وہ کام جس کا آغاز یکم فروری 2009 بروز اتوار کیا گیا وہ 20 اپریل 2009 بروز پیر تقریباً اڑھائی ماہ میں مکمل ہو گیا۔میری اس کاوش پر آبروئے صحافت ترجمان افکار و تعلیمات امام احمد رضا، علامہ محمد منشاء تابش قصوری صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور نازش اہل سنّت زینت العلماء علامہ زبیر احمد نقشبندی صاحب خطیب دربار عالیہ کھڑی شریف نے تقریظات تحریر فرمائیں۔راقم ان حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ہر ہر قدم پر

نماز کو مکمل کرلو اور آپ ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ نیچے کر دیا۔ آپ ﷺ کا وصال مبارک اُسی دن ہُوا۔

استدلال:

اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وصال مبارک پیر کے دن ہوا۔ سیرت نگاروں کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ یہ پیر کا دن ماہ ربیع الاوّل کا تھا۔ حاصل کلام کے طور پر اس تحقیق سے چند امور بلا اختلاف ثابت ہوئے۔

(۱) خطبہ حجتہ الوداع کے روز یعنی ۹ ذوالحج کو جمعہ کا دن تھا۔ (۲) وصال مبارک پیر کے دن ہوا۔ (۳) وصال مبارک ربیع الاوّل کے مہینے میں ہوا۔

تفصیل:

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ذوالحج سے لے کر ربیع الاوّل شریف تک مہینے یہ ہوئے

۱۔ ذوالحج	۲۔ محرم	۳۔ صفر	۴۔ ربیع الاوّل

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی مہینہ یا تو ۲۹ دن کا ہوتا ہے یا ۳۰ دن کا۔ نہ ہی ۲۸ اور نہ ہی ۳۱ دن کا۔ اب اگر گزشتہ تمام مہینوں کو ۳۰ دن کا شمار کریں یا سب کو ۲۹ کا، ایک ۳۰ اور دو ۲۹ کے یا ایک ۲۹ اور دو ۳۰ کے کسی بھی صورت میں ۱۲ ربیع الاوّل کو پیر کا دن نہیں بنتا۔ جبکہ وصال مبارک پیر کو متفق علیہ ہے۔ جب یہ متحقق ہو گیا کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو پیر کا دن نہیں بنتا تو پھر اس اعتراض کی کیا حقیقت باقی رہی کہ ۱۲ ربیع الاوّل تو حضور اکرم ﷺ کا یوم وصال ہے۔ اب گزشتہ بحث کو مزید واضح کرنے کیلئے ہم

میری علمی معاونت کرنے والے مخزن العلم، محسن اہل سنت، علمبردار تحفظ ناموس رسالت، حضرت استاذی المکرّم پروفیسر محمد یوسف فاروقی الازہری مدظلہ العالی کتاب کے نام وعنوان کی تجویز سے لے کر مسودہ کی تکمیل تک مجھے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ جس طرح تسبیح میں دھاگہ مخفی ہوتا ہے مگر تسبیح کے دانوں کی اجتماعیت وحسن کا باعث بنتا ہے کچھ ایسے ہی مجھ جیسے سینکڑوں متلاشیان علم اور حرف وقرطاس سے آشنائی کے طالبین کی تحقیقات وتخلیقات کے پیچھے جناب ہی کے مخلصانہ مشورے اور علمی معاونت کارفرما ہوتی ہے مگر عجز وانکساری کے سبب خود ہمیشہ مخفی رہتے ہیں اور دوسروں کی معاونت میں ہی قلبی سکون محسوس کرتے ہیں آج کل کافی علیل ہیں اللہ تعالیٰ سلامتی صحت کے ساتھ درازی عمر نصیب فرمائے۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری اس کاوش کو بوسیلہ رحمت اللعالمین ﷺ قبول فرمائے اور جملہ معاونین جن کا تذکرہ کیا بالخصوص صدر بزم انوار رضا میرپور راجہ محمد اویس صاحب ایڈمن آفیسر تعمیرات عامہ آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر، سرپرست اعلیٰ محمد ظفر اقبال مغل نقیبی، چوہدری ظفر اقبال، چوہدری مظہر اقبال، مرزا محمد جبران، چوہدری محمد عدیل قادر اور دیگر اراکین ومعاونین بزم۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرماتے ہوئے اس کتاب کو نافع اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بحق طہٰ ویٰس علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیم

پروفیسر سید اسد محمود کاظمی

چاروں مہینوں کے مختلف جہتوں سے کیلنڈر پیش کر رہے ہیں تاکہ تفصیلی ایام اور تاریخوں کا علم ہو سکے۔ یہ کیلنڈر علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زاداللہ شرفہ کی بہترین تحقیقی تصنیف ''کیا جشن میلاد النبی ﷺ غلو فی الدین ہے؟'' سے نقل کیا جا رہا ہے۔

کل ماہ تیں کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30					

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12.
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12					

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد منشاء تابش قصوری
مرید کے۔لاہور

وادی کشمیر کا ایک روشن ستارہ
علامہ سید اسد محمود کاظمی زید مجدہ

علماء و مشائخ کشمیر نے اسلامی اقدار و عقائد کا جس انداز میں تحفظ فرمایا وہ ہماری تاریخ کا سنہری باب ہے۔ اگر ان اکابر کی تاریخ رقم کی جائے تو کئی کتابیں وجود میں آسکتی ہیں۔ مگر ان سے صرف نظر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ سید اسد محمود کاظمی زید مجدہ پر چند تعارفی کلمات زینت قلم بناتا ہوں جنہوں نے بیک وقت علوم و فنون جدیدہ وقدیمہ کو بڑی مہارت سے حاصل کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا۔

حضرت صاحبزادہ سید اسد محمود کاظمی صاحب 1981ء کو افتخار آباد متصل چھمب کے ایک معروف گاؤں مخدوم پور سیداں ضلع بھمبر آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید غلام رسول شاہ انقلابی ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کے باعث کاظمی نسبت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

اس خاندان سادات میں بڑی بڑی بلند مرتبت شخصیات ظہور پذیر ہوئیں جن کی کرامات کا شہرہ بدستور قائم ہے۔ تاہم آپ کے آباؤ اجداد نے تجارت کو اپنایا بعدہ کھیتی باڑی کی طرف رغبت ہوئی۔ مگر آپ کے بخت ہمایوں نے علم کی طرف رہبری فرمائی۔ اور تعلیم کو اپنا مشن بنایا۔ میٹرک تک آپ اپنے آبائی علاقے افتخار آباد

کل ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
2	1					
9	8	7	6	5	4	3
16	15	14	13	12	11	10
23	22	21	20	19	18	17
	29	28	27	26	25	24

محرم

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
1						
8	7	6	5	4	3	2
15	14	13	12	11	10	9
22	21	20	19	18	17	16
29	28	27	26	25	24	23

صفر

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
7	6	5	4	3	2	1
14	13	12	11	10	9	8
21	20	19	18	17	16	15
28	27	26	25	24	23	22
						29

ربیع الاول

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
6	5	4	3	2	1	
	12	11	10	9	8	7

چھمب میں پڑھتے رہے اوراعلیٰ پوزیشن میں میٹرک پاس کیا۔ پھر دار العلوم گلزار حبیب میر پور آزاد کشمیر میں داخل ہوئے یہ دار العلوم، جامعہ محمد یہ غوثیہ بھیرہ شریف سے ملحق ہے جو علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ میں بھی اپنی امتیازی حیثیت سے متعارف ہے۔ادیب تا دروۂ حدیث شریف کی تکمیل یہیں پر ہوئی۔ سند فراغت و دستار فضیلت نے آپ کو جامد نہ کیا جیسے اکثر کا معمول ہے۔صاحبزادہ صاحب نے یوں پوری لگن، جدو جہد، محبت اور محنت کو بروئے عمل لاتے ہوئے علوم عصریہ میں بھی اعلیٰ مقام حاصل کیا، ذرا ایک نظر آپ کے تعلیمی معیار پر ڈالئے اور آپ کے ذوق کو داد دیجئے۔

ادیب عربی 1999ء، ایف۔اے 2000ء، بی۔اے 2002ء، فاضل عربی 2003ء، دروہ حدیث شریف 2004ء اور ایم۔اے عربی 2005ء پہلے چاروں امتحان تعلیمی بورڈ میر پور آزاد کشمیر سے ٹاپ کئے جبکہ دورہ حدیث شریف جامعہ محمد یہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا پنجاب سے اور ایم۔اے عربی پنجاب یونیورسٹی سے اعلیٰ پوزیشن پر پاس کیا۔

عزیز القدر صاحبزادہ صاحب نے ادیب اور فاضل عربی میں نہ صرف تعلیمی بورڈ میر پور آزاد کشمیر سے ٹاپ کیا بلکہ ان میں زیادہ ترین نمبر حاصل کر کے نیا ریکارڈ قائم کرنے کا اعزاز پایا۔ یوں ہی ایف۔اے 1100 سو نمبروں میں سے 784 نمبر لے کر ٹاپ کرنے کے ساتھ ساتھ گولڈ میڈل کا شرف بھی حاصل کیا۔

دوران تعلیم متعدد مقامات پر مقابلہ حسن قرأت و تقاریر میں خصوصی انعامات

ایک ماہ تیس کا اور دو ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
2	1					
9	8	7	6	5	4	3
16	15	14	13	12	11	10
23	22	21	20	19	18	17
30	29	28	27	26	25	24

محرم

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
7	6	5	4	3	2	1
14	13	12	11	10	9	8
21	20	19	18	17	16	15
28	27	26	25	24	23	22
						29

صفر

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
6	5	4	3	2	1	
13	12	11	10	9	8	7
20	19	18	17	16	15	14
27	26	25	24	23	22	21
					29	28

ربیع الاول

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
5	4	3	2	1		
12	11	10	9	8	7	6

کے ساتھ ساتھ اعزازی اسناد و شیلڈز اور تمغہ جات کا حصول آپ کی مساعیٔ جمیلہ پر شاہد و عادل ہیں۔ نیز تنظیم شہری دفاع آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کی طرف سے حسن کارکردگی پر اعزازی شیلڈ اور سند آپ کی وطن سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ القصہ آپ نے وقت کی قدر کو پہچانا اور خوب خوب استفادہ کیا جس کا نتیجہ بہترین اعزازات کی صورت میں نصیب ہوا۔

سعادت حج وزیارت:۔

حضرت مولانا علامہ پروفیسر سید اسد محمود کاظمی زید مجدہ کو جوانی کے عالم میں حج وزیارت کی نعمت عظمیٰ کی سعادت بھی 2005ء کو نصیب ہوئی، اس وقت آپ کی عمر صرف چوبیس (24) سال تھی۔ نہ جانے آپ نے حج وزیارت کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ میں اپنی التجاؤں، دعاؤں کو کس تواضع وانکساری سے پیش کیا تھا کہ بلاوا آ گیا، کسی صاحب محبت نے کیا خوب کہا ہے

ان کے دریائے کرم میں موج اٹھتی ہے ضرور
مانگنے والا کوئی دل سے پکارے تو سہی

آپ کے دل کی پکار نے قبولیت کا جامہ پہنا اور حج وعمرہ اور زیارت محسن اعظم، شفیع معظم، نبی مکرم ﷺ سے شاد کام ہوئے۔ دعا ہے آپ کو یہ سعادت بار بار میسر آئے۔ (آمین)

شرف بیعت:۔

حضرت صاحبزادہ صاحب زید علمہ نے جب مجدد وقت اعلیٰ حضرت فاضل

ایک ماہ انتیس کا اور دو ماہ تیس کے

ذی الحجہ

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
2	1					
9	8	7	6	5	4	3
16	15	14	13	12	11	10
23	22	21	20	19	18	17
	29	28	27	26	25	24

محرم

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
1						
8	7	6	5	4	3	2
15	14	13	12	11	10	9
22	21	20	19	18	17	16
29	28	27	26	25	24	23
						30

صفر

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
6	5	4	3	2	1	
13	12	11	10	9	8	7
20	19	18	17	16	15	14
27	26	25	24	23	22	21
				30	29	28

ربیع الاول

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
4	3	2	1			
11	10	9	8	7	6	5
						12

بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتب کا مطالعہ کیا تو آپ سے نسبت قائم کرنے کی رغبت ہوئی۔ چنانچہ آپ نے غائبانہ طور پر بذریعہ خطوط نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا الحاج صاحبزادہ محمد سبحان رضا خان قادری رضوی المعروف سبحانی میاں مدظلہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تصانیف:۔

یوں تو آپ نے زمانہ طالبعلمی میں ہی راہوار قلم کی لگام تھام لی تھی اور متعدد موضوعات پر بڑے وقیع مقالات قلمبند فرمائے مگر باقاعدہ تصنیف وتالیف کی طرف رجوع فراغت کے بعد کیا۔ چنانچہ آپ کی پہلی جاندار مختصر مگر جامع کتاب طریق الھدیٰ فی حب المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ''شاہراہ جنت'' چھپ کر اہل علم وقلم سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔

کئی کتابیں مسودات کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ جبکہ زیب نظر تازہ تصنیف ''جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ تحقیق میں'' اپنی نوعیت کی خوبصورت تالیف ہے، جسے آپ نے بڑی عرقریزی سے مرتب فرمایا ہے، عمدہ کلمات، روح پرور جملے، دلکش الفاظ دلائل وبراہین سے مرصع اور اہل انصاف کے لئے محبت وعشق کا مرقع ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی مصروفیات کا جو عالم ہے اگر اسے دیکھا جائے تو خیال دامنگیر ہوتا ہے کہ موصوف کا گلزار حبیب میرپور میں تدریس کے لئے وقت دینا اور پھر کھڑی شریف یونیورسٹی میں لیکچرر کی حیثیت سے فرائض نبھانا نیز امامت وخطابت کی ذمہ داریوں سے عہدہ براہونا، ساتھ ساتھ معتقدین کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے تبلیغی پروگرام، جلسے، سیمینار، کانفرنسوں وغیرہ کے لئے وقت نکالنا، حیران کن ہے مگر حیرانگی کی کیا بات یہ عطائے خداوندی ہے۔

صحابہ کرام کے غم کی وجہ:

اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے غم کی وجہ بھی سنئے علامہ ابوالحقائق غلام مرتضے ساقی رقم طراز ہیں ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ... پر صحابہ کرام کی حالت غیر، آہ و بکا، چیخیں مار مار کر رونا وغیرہ ان تمام چیزوں کے وقوع کی وجہ صرف یہ تھی کہ جب صحابہ کرام کو اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ملی تو وہ اس چوٹ کو برداشت نہیں کر سکے۔۔۔۔ ظاہری جدائی اور سرعام عدم زیارت کے اس عظیم حادثہ نے دل پر سخت اثر کیا۔۔۔صحابہ کرام کے ہوش اڑ گئے۔۔۔۔حواس باختہ ہو گئے۔۔۔۔چیخیں مارنے لگے۔۔۔۔سروں پر مٹی ڈالنے لگے۔۔۔۔کوئی دیواروں سے ٹکریں مارنے لگا۔۔۔۔ کسی پر سکتے اور بے ہوشی کا عالم طاری ہو گیا۔۔۔۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اس حادثے کی اتنی زبردست چوٹ پڑی کہ آپ نے ننگی تلوار ہاتھ میں تھام لی اور تلوار لہرا لہرا کے فرمانے لگے جس نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں اس کا سر قلم کر دوں گا۔۔۔۔خبردار یہ لفظ منہ سے نہ نکالنا۔۔۔۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت نہیں آ سکتی۔۔۔۔ اس طرح کے دیگر واقعات بھی غیر اختیاری طور پر انتہائی صدمے کی وجہ سے تھے لہٰذا شرعی طور پر ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔اور صحابہ کرام کا یہ عمل امت کیلئے لائق پیروی نہیں ہے۔کیونکہ اس واقعہ کے بعد کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے وفات کا غم یا سوگ منایا ہو۔وقتی طور پر اظہار افسوس یا آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا ایک طبعی امر اور فطری چیز ہے۔جس کی پیروی نہیں کی جا سکتی۔ (۳۳)

۳۳۔(کیا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلو فی الدین۔صفحہ ۲۰۵۔مکتبہ چشتیہ قادریہ)

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ماشاءاللہ یہ تمام نعمتیں جو صاحبزادہ صاحب کو حاصل ہیں ان میں خاندانی بزرگوں کی دعائیں اور آپ کے لائق صد احترام اساتذہ کرام کی محنتیں اور محبتیں کار فرما ہیں خصوصاً رفیق مکرم محترم المقام حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد یوسف فاروقی صاحب مدظلہ، کی تعلیم وتربیت کا آپ کی زندگی پر بڑا گہرا اثر ہے۔ حضرت فاروقی صاحب کا انداز تعلیم تو سنہرا ہے آپ کی عمومی گفتگو نور علیٰ نور اور نہایت موثر ہوتی ہے۔ جب عوام آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تو تلامذہ کی قسمت کا کیا کہنا۔

حضرت مولانا علامہ پروفیسر صاحبزادہ سید اسد محمود کاظمی صاحب مدظلہ نے تو علامہ فاروقی صاحب سے خوب خوب تعلیمی معرکے سر کئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کے قلم میں حسن وکمال کی دولت ودیعت فرمائے تا کہ مسلک حق اہل سنت وجماعت کی ترویج وترقی میں اپنا رول ادا کرتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

فقط۔ محمد منشاء تابش قصوری

مریدکے۔ لاہور

17 جمادی الثانی 1430ھ

02-06-2009

اتباعِ صحابہ تو کیجئے:

ہماری اس وضاحت کے باوجود اگر پھر بھی کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا غم کچھ زیادہ ہی یاد آرہا ہے تو پھر ہم یہ ہی گزارش کریں گے کہ نکل آؤ گھروں اور مسجدوں سے۔۔۔ڈالئے مٹی اپنے سروں پر۔۔۔بند کر دیجئے اپنے کارخانے اور دوکانات۔۔۔چھوڑ دیجئے کھانا پینا۔۔۔ماریئے ٹکریں دیواروں کے ساتھ۔۔۔تھام لیجئے ننگی تلواریں۔۔۔اعلان کرنا شروع کر دیں کہ جو یہ کہے گا کہ حضور علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہے ہم اس کا سر قلم کر دیں گے۔۔۔پھر دیکھیں کیا بنتا ہے اور کس بھاؤ بکتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے؟ تم ایک دفعہ آزما کر کیوں نہیں دیکھ لیتے۔ لوگوں کو ایک بار تو صحابہ کرام کی سنت پر عمل کر کے دکھا دیں۔ ایک دفعہ تو ان کی یاد تازہ کر دیں۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے
کوئی تو بات ہے ساقی کے میکدے میں ضرور

ولادت و وصال دونوں باعث خیر ہیں:

برسبیل تنزل اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ ۱۲ ربیع الاوّل سرورِ کائنات ﷺ کا یوم وصال ہے تو بھی احادیث طیبات ہمیں یہ ضابطہ دیتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ولادت اور وصال دونوں امت کے حق میں باعث خیر ہیں۔

ابوالفضل قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم۔ (۳۴)

۳۴۔ (الشفا۔ جلد اوّل۔ ص ۳۰ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

تقریظ علامہ زبیر احمد نقشبندی

خطیب دربار عالیہ کھڑی شریف میرپور آزاد کشمیر

۱۲ ربیع الاوّل کی ایک دل آویز اور سہانی صبح تھی جب حضور رسالت پناہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضور ﷺ کی پیدائش پر کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھا۔ عرش سے فرش تک نور کی ایک چادر تن گئی۔ اخوت اور محبت کی خنک چاندنی چاروں طرف بکھر گئی۔ خوشبوئے اسم محمد ﷺ سے فضائیں مخمور ہو گئیں۔ ساعتیں درود پڑھنے لگیں۔ حضور ﷺ کی ولادت سے برہنہ شاخوں پر پھول کھل آئے۔ حضور ﷺ آئے تو کہکشاں نے جھک کر زمین کو سلامی دی کشتِ دیدہ ودل میں ابر کرم ٹوٹ کر برسا۔ صحراء کے تشنہ ہونٹوں سے آب خنک کے چشمے پھوٹ پڑے۔ فصیل گلستاں پر ایمان کے چراغ جلنے لگے۔ دھنک کے رنگ آسمان سے اتر کر زمین پر جلوہ گر ہوئے۔ اندھیروں نے غاروں میں منہ چھپایا۔ ہوا کا دامن روشنی سے اور خوشبو کا آنچل چاندنی سے بھر گیا۔

ماہ میلاد النبی ﷺ جونہی جلوہ گر ہوتا ہے۔ عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ کے چہرے مسرت وشادمانی سے جھوم اٹھتے ہیں۔ ہر زبان پر درود وسلام کے پرکیف نغمے جاری ہو جاتے ہیں۔ دلوں کے موسم پر فصل بہار آ جاتی ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ اپنی بساط کے مطابق ارمغان عقیدت بحضور سرور کائنات ﷺ پیش کرتے ہیں۔ انہی نیک طینت، نیک خصلاں، سلیم الفکر، سدید النظر لوگوں میں ایک قابل احترام نام فخر السادات، سیّد اسد محمود کاظمی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ شخص بڑا بلند نصیب اور عالی مرتبت ہے جسے حضور ﷺ کی محبت میں لکھنا نصیب ہو جائے۔ لکھنے والے دب جاتے ہیں جب تک ان کی

ترجمہ: میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔

امام مسلم ابن حجاج القشیری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انّ اللہ عزوجل اذا ارادا رحمت امة من عبادہ قبض نبیّھا فجعلہ لھا فرطا وسلفھا واذا اراداللّٰہ مھلکة امة عذبھا ونبیّھا حیّ فاھلکھاوھو ینظر فاقر عینیه بھلکتھاحین کذبوہ وعصوا امرہ۔(۳۵)

ترجمہ: ''جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی امت پر رحم کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو وصال عطا فرماتا ہے تاکہ وہ امت کی شفاعت کرے۔ اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس نبی کی حیات ظاہری میں بھی اس امت کو عذاب میں گرفتار کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرماتا ہے۔ جب وہ نبی کی تکذیب کرتے ہیں اور ان کی نافرمانی کرتے ہیں۔''

جب حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ کی ولادت اور وصال دونوں ہی امت کے حق میں باعثِ خیر ہیں۔ تو اب یہ دیکھنا ہے کہ ان میں بڑی نعمت کونسی ہے؟ تو ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ اور تشریف آوری ہی بڑی نعمت ہے کیونکہ دوسری نعمت تو اس کے صدقہ میں حاصل ہوئی ہے۔

۳۵۔ (صحیح مسلم۔ جلد دوم۔ ص ۲۴۹۔ کتاب الفضائل۔ باب اذا اراداللہ رحمۃ امۃ)

تحریریں وضو کر کے آقائے دو جہاں ﷺ کے روئے تاباں کا ذکر نہ کریں۔ حضرت مصنف مدظلہ العالی نے محبت اور عشق کو مجسم کر کے اشہب تحقیق پر چلتے ہوئے اپنا سرمایہ تحریر حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا ہے۔ سید اسد محمود کاظمی اس مادیت گزیدہ دور میں اخلاص کی تجسیم اور عمل کی تصویر ہیں۔ حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی سنجیدہ عالم، غیر جانبدار محقق ہردلعزیز خطیب اور متین قلمکار ہیں۔

شاہ صاحب زید مجدہ کی زیر نظر تصنیف جشن عید میلاد النبی ﷺ آئینہ تحقیق میں۔ میں محبت کے ہزار رنگ پھولوں کا ایک گلشن آباد کیے ہوئے ہیں مجھے بھی چند گھڑیوں کیلئے اس گلشن کی سیر کا موقع فراہم کیا۔ مسودہ کتاب دیکھنے کے بعد تملق کی آلودگی سے دامن بچاتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مصنف مدظلہ العالی کا انداز تحریر انتہائی شستہ، سلیس اور رواں ہے اور دلیل کی زبان سے منکرین میلاد کے احساسات پر دستک دی ہے۔

میلاد شریف پر لکھی گئی یہ کتاب چراغ کہن کی ایک تازہ کرن ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ تصنیف نہیں ذکر ہے، کتاب نہیں عبادت ہے۔ موضوع کا انتخاب، الفاظ کا حسن تحریر کی چاشنی اور کتاب کے آئینہ میں حضرت مصنف زید شرفہ کا تابناک مستقبل جھلک رہا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کاظمی شاہ صاحب مدظلہ العالی کو عزت، عروج و اقبال مندی سے بہرہ یاب فرمائے اور اس کتاب کو عوام و خواص کیلئے نفع بخش بنائے۔ آمین

خویدم العلماء محمد زبیر احمد نقشبندی

خطیب جامع مسجد دربار عالیہ کھڑی شریف

باب سوم

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا

میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بدعت

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ایسے افراد موجود ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو متنازع بنانا چاہتے ہیں کبھی حضور علیہ السلام کی نورانیت کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات، کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے دکھائی دیتے ہیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میلاد کی محافل منعقد ہوتی ہیں تو علم بردارانِ توحید کو بدعت یاد آجاتی ہے۔ اس ساری تگ ودو کا منشاء سرورکونین اور لامکاں کے مکیں کو عام انسان کی سطح پر لانا ہے۔ کیوں؟؟؟

اس لئے کہ عام آدمی کی اتنی تعظیم وتکریم تو نہیں کی جاتی۔۔ عام آدمی کا تو میلاد بھی نہیں منایا جاتا۔۔ لہٰذا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام آدمی کی سطح پر لانے کا مشن کامیاب ہو جائے گا تو میلاد خود بخود بند ہو جائے گا۔ مگر جب تک قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے ٹکڑوں پر پلنے والوں کی انگلیوں میں قلم ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے یہ چوکیدار بھی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہیں گے۔

تیری زد میں اگر ظالم کی گردن آنہیں سکتی
قلم کی بجلیوں سے پھونک دے اس کے نشیمن کو

بزم انوار رضا میرپور آزاد کشمیر کا مختصر تعارف:

از: الحاج اللہ دتہ مدنی

میرے لئے یہ بات باعث سعادت ہے کہ میں ایک ایسی بزم کا تعارف لکھ رہا ہوں جو بزم نوجوانانِ ملت کے دلوں میں محبت مصطفیٰ ﷺ پیدا کررہی ہے۔ میں 30 سال تک مکہ مکرمہ میں رہا اللہ تعالیٰ نے بے شمار مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت اور مہمانانِ حرم کی خدمت کی توفیق بخشی۔ حرم مقدس کی اس طویل حاضری نے مجھ پر یہ اثر کیا کہ میں محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں حاضری پر قلبی سکون محسوس کرتا۔ گذشتہ تین سال سے سیکٹر E-2 میرپور کے چند خوش عقیدہ نوجوان بھی محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد بڑے جوش وجذبے محبت و وارفتگی سے کررہے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو دیکھ کر حوصلہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنے والی نسلوں کو اپنے محبوب ﷺ کے میلاد کا ذوق بخشا ہے۔ آج کے اس معاشرے میں نوجوانوں کے ایسے جذبات کی بے حد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نوجوانوں کے عمل کو دیکھ کر امید کی ایک کرن روشن ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

یہ نوجوان سارا کام ایک عظیم الشان بزم، بزم انوار رضا کے پلیٹ فارم سے کررہے ہیں۔ جس کا تعارف حسب ذیل ہے۔

بزم کا آغاز:

مسلمانوں کی کامیابی کی ضامن فقط قوت عشق مصطفیٰ ﷺ ہے اسی قوت کی

کیا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعت ہے؟

جشن میلاد النبی ﷺ سے روکنے والوں سے سبب پوچھا جائے تو وہ فرفر ایک حدیث سنائیں گے۔

"کُلّ بدعة ضلالة"

منکرین میلاد کے ہاں شاید آٹے اور دال کا اتنا استعمال نہیں ہوتا جتنا بدعت وشرک کا۔

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہو گا
مسائلِ نظری میں الجھ گیا ہے خطیب

بدعت کی حقیقت:

اوّلاً یہ بات سمجھ لیجئے کہ بعض اوقات کوئی عمل لغوی اعتبار سے تو بدعت ہوتا ہے مگر شرعی اعتبار سے نہیں۔ سطحی نظر رکھنے والے بعض مدّعیان علم کم فہمی کی وجہ سے بدعت لغوی کو ہی بدعتِ شرعی سمجھ کر حرام کہنے لگتے ہیں۔ اس لئے یہ فرق ہمیشہ ملحوظ خاطر رہے کہ لغوی اعتبار سے تو ہر نیا کام بدعت ہے اور اس میں کوئی قباحت بھی نہیں اسلام جمود کا قائل نہیں بلکہ مذہب فطرت ہے۔ اور فطرت ارتقاء کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ضروریات انسانی بڑھنے سے نئی نئی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے ایجاد وارتقاء نعمت ہے نہ کہ قباحت۔

جبکہ بدعت شرعی مذموم ہے جس پر ہم آئندہ صفحات میں بحث کریں گے۔ علمائے اسلام نے اسی اعتبار سے بدعت کی ایک اصولی تقسیم کی ہے۔ کہ اسے

آبیاری اور نوجوانان ملت اسلامیہ کے دلوں میں محبت مصطفیٰ ﷺ کی شمع جلانے کیلئے سیکٹر E-2 میرپور آزاد کشمیر کے چند نوجوانوں نے 26 مئی 2007ء بروز ہفتہ اس صدی کے مجدد سفیر عشق رسول ﷺ امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب ایک بزم ''بزم انوار رضا'' میرپور آزاد کشمیر کی بنیاد رکھی۔ جو گذشتہ تین سال سے محو عمل ہے۔ اور محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد بڑے اہتمام سے کر رہی ہے۔

بزم انوار رضا کا تنظیمی نظم و ضبط:

بزم کا تنظیمی ڈھانچہ مختصراً یوں ہے۔

۱۔ محمد ظفر اقبال مغل (سرپرست اعلیٰ)

۲۔ راجہ محمد اویس (صدر)

۳۔ چوہدری ظفر اقبال (نائب صدر)

۴۔ مرزا محمد جبران (جنرل سیکرٹری)

۵۔ چوہدری محمد مظہر اقبال (سیکرٹری نشر و اشاعت)

۶۔ چوہدری محمد عدیل قادر (فنانس سیکرٹری)

تنظیمی لائحہ عمل کیلئے طریق کار کا تعین:

بزم انوار رضا کے تنظیمی لائحہ عمل کیلئے طریق کار کا تعین کچھ یوں ہوگا۔

۱۔ جنرل کونسل (تمام عہدیداران و ممبران بزم)

بنیادی طور پر دو اقسام (۱) بدعت لغوی (۲) بدعت شرعی میں تقسیم کیا ہے۔ اور بدعت کو بلا امتیاز وتفریق صرف ایک ہی اکائی سمجھ کر ہر نئے کام کو جو عہد رسالت مآب ﷺ یا عہد صحابہ کے بعد ایجاد ہوا یا رواج پذیر ہوا مذموم، حرام اور باعث ضلالت قرار نہیں دے سکتے۔

بدعت لغوی کی تعریف:

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ شرح اربعین میں فرماتے ہیں

هی لغة ما کان مخترعا علی غیر مثال سابق

ترجمہ: لغت میں ہر اس نئے کام کو بدعت کہتے ہیں جس کی مثل پہلے نہ ہو۔

آیات قرآنیہ میں بدعت لغوی:

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔

بدیع السمٰوٰت والارض واذا قضی امراً فانّما یقول له کن فیکون۔(۳۶)

ترجمہ: نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت مقدسہ میں لفظ بدعت لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے بغیر کسی سابق مثال ونمونہ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والا ہے۔

۳۶۔(البقرہ۔آیت ۱۱۷۔ پارہ۱)

۲۔ سپریم کونسل (فقط بزم کے عہدیداران)

جنرل کونسل:

کسی بھی اجلاس (ماہانہ/ ہنگامی) کیلئے جنرل کونسل کو طلب کیا جائے گا جس میں تمام ممبران شرکت کر کے اپنی رائے کا اظہار خوش اسلوبی سے کریں گے۔ جنرل کونسل میں امور پر فقط بحث ہوگی اور مختلف امور پر رائے حاصل کی جائے گی۔

سپریم کونسل:

مذکورہ مختلف امور پر حاصل ہونے والی رائے پر فیصلہ سپریم کونسل کرے گی اور سپریم کونسل کے ممبران ان میں اہم امور کو ترجیح دیں گے۔ ان تمام امور کی باقاعدہ کاروائی احاطہ تحریر میں لاکر تمام ممبران کو ان کی کاپیاں بھیجی جائیں گی۔

بزم انوار رضا کے مقاصد:

۱۔ امت مسلمہ اور بالخصوص نوجوانوں کے دلوں میں محبت مصطفی ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کو اجاگر کرنا۔

۲۔ محافل میلاد مصطفی ﷺ، محافل معراج مصطفی ﷺ، مشاہیر اسلام کے خصوصی ایام اور اولیائے کرام کے اعراس مقدسات کا انعقاد نہایت ہی اہتمام سے کرنا۔

۳۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے عرس پاک کی مناسبت سے 25 صفر المظفر کو یوم رضا کا انعقاد کرنا۔

۴۔ امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی

قل ماکنت بدعا من الرسل۔ (۳۷)

ترجمہ: تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ۔ (کنزالایمان)

یعنی مجھ سے پہلے بھی اللہ کے رسول تشریف لاتے رہے ہیں۔ اس لئے میں نیا رسول نہیں ہوں۔

بدعت کا لفظ سن کر جن کے گلے کی رگوں میں تناؤ آجاتا ہے۔ وہ دیکھ لیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی صفات ازلیہ میں سے ایک صفت ''بدیع'' ارشاد فرمائی ہے۔

بدعت شرعی کی تعریف:

غیر مقلدوں کے امام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منھاج السنۃ میں بدعت شرعی کی تعریف یوں کی ہے۔

ان البدعة الشرعية التی هی ضلالة مافعل بغير دليل شرعی۔

ترجمہ: بدعت شرعی وہ گمراہی ہے جو دلیل شرعی کے بغیر سرانجام دی جائے۔

گویا بدعت شرعی کا مفہوم یوں ہوا۔ کہ ہر وہ کام جس کا ثبوت شریعت سے نہ قولاً ہو نہ فعلاً نہ ہی صراحتاً اور نہ ہی اشارۃً۔ اور اگر کسی عقیدہ و عمل پر شرعی دلیل موجود ہو تو وہ ہرگز بدعت قرار نہ پائے گا۔

امام عبد الرحمن ابن شھاب الدین رجب حنبلی:

امام عبدالرحمن رجب حنبلی اپنی کتاب جامع العلوم والحکم میں بدعت کے متعلق رقم طراز ہیں۔

۳۷۔ (الاحقاف۔ آیت ۹۔ پارہ ۲۶)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کو عوام کے سامنے پیش کرنا۔

۵ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات کی اشاعت کر کے فی سبیل اللہ تقسیم کرنا۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اخلاق عالیہ، خصائص، فضائل و شمائل پر مشتمل کتب کی نشر و اشاعت کرنا۔

۷۔ عقائد اہل سنت پر مشتمل اہل سنت کے جلیل القدر مصنفین، محققین اور بالخصوص مجدد مائۃ حاضرہ موید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات پر مشتمل ایک عظیم الشان ''الرضا لائبریری'' کا قیام۔

۸۔ غریب و نادار طلباء کو درسی کتب مہیا کرنا تاکہ وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔

رکنیت سازی کا عمل:

کسی بھی بزم، تحریک یا تنظیم کیلئے افرادی قوت کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ اور موجود حالات کا تو تقاضا بھی یہی ہے کہ اہل سنت کے افراد میں زیادہ سے زیادہ رابطہ اور ہم آہنگی ہو۔ اس اصول کے پیش نظر بزم انوار رضا میں رکنیت سازی کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ جس کیلئے نوجوانان اہل سنت بزم کا رکنیت فارم پر کر کے اس بزم کے رکن بن سکتے ہیں۔

"المراد با لبدعة ما احدث مما لا اصل له في الشريعة يدلّ عليه واماما كان له اصل من الشرع يدل عليه فليس ببدعة شرعا وان كان بدعة لغة۔"(۳۸)

ترجمہ: بدعت سے مراد ہر وہ نیا کام ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جو اس پر دلالت کرے لیکن ہر وہ معاملہ جس کی اصل شریعت میں موجود ہو وہ شرعاً بدعت نہیں اگرچہ وہ لغوی اعتبار سے بدعت ہوگا۔

تصوّر بدعت اور احادیث طیبات:

۱۔صحیح مسلم: من سنّ فی الاسلام سنّة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیء ومن سن فی الاسلام سنة سیئة کان علیه وزرها وزر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص من اوزار هم شیءٔ۔(۳۹)

ترجمہ: جس شخص نے اسلام میں کسی نیک کام کی ابتدا کی اس کو اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی جو بعد میں اس پر عمل کریں گے۔اور کام کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کسی برے عمل کا آغاز کیا اسے اپنے عمل کا بھی گناہ ہوگا اور بعد میں عمل کرنے والوں کے عمل کا بھی گناہ ہوگا اور ان عاملین کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۳۸۔(جامع العلوم والحکم۔جلد اوّل۔ص۲۵۲۔مطبوعہ بیروت)

۳۹۔(صحیح مسلم۔جلد۲۔ص۳۲۷۔کتاب الزکوٰۃ۔باب الحث علی الصدقہ۔قدیمی کتب خانہ)

باب اول

صاف ہے قرآن میں فرمان حق فلیفرحوا

میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن عظیم

قرآن عظیم اسلامی قوانین کا مجموعہ ہے۔ اور اللہ رب العزت کا بے مثال کلام ہے۔

جب قرآن عظیم سے کسی چیز کی دلیل مل جائے تو مزید بحث کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔ زیر نظر باب میں ہم نے قرآن عظیم کے ان مقامات کی نشاندہی آیت نمبر اور سورۃ مبارکہ اور پارہ نمبر کی قید سے کی ہے۔ جس میں حضور اکرم علیہ السلام کے میلاد پاک کے مضامین کو بیان کیا۔ مختلف مقامات پر قرآن عظیم میں میلاد پاک کا تذکرہ پڑھنے کے باوجود بھی کسی کی تشفی نہ ہو تو پھر اس کو سوائے ضد، ہٹ دھرمی، تعصب اور بغض رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

صاف ہے قرآن میں فرمانِ حق فلیفرحوا
کوئی کچھ کہتا رہے تعمیل فرماں کیجیے

اس حدیث پاک کے ضمن میں علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب فرماتے ہیں۔

''اگر کچھ تعمق اور تفکر سے کام لیا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ یہاں لفظ سنّت سے مراد سنّت شرعی نہیں بلکہ سنّت لغوی ہے۔ گویا لفظ بدعت کی طرح لفظ سنت کا استعمال دو طرح پر ہے۔ اگر ''من سن فی الاسلام سنّة'' سے مراد یہاں شرعی معنیٰ میں سنّت رسول ﷺ یا سنّت صحابہ ہوتی تو اسے ''سنة حسنہ'' اور ''سنة سیئہ'' میں ہرگز تقسیم نہ کیا جاتا۔ کیونکہ سنت رسول ﷺ تو ہمیشہ ''حسنہ'' ہوتی ہے۔ اس کے ''سیئہ'' ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے لفظ تو سنت کا استعمال فرمایا ہے مگر اس کے اطلاق میں ''حسنہ'' اور ''سیئہ'' دو اقسام بیان کی ہیں اور ایک پر اجر اور دوسری پر گناہ مترتب فرمایا گیا ہے۔ سو معلوم ہوا یہاں پر سنّت کی تقسیم تو ''حسنہ'' اور ''سیئہ'' میں صراحتاً کر دی گئی ہے۔ اس سے انکار کی بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ اب اس کی وجہ تلاش کرنا ہوگی تو سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ یہاں لفظ سنت اپنے لغوی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے نہ کہ شرعی معنیٰ میں اور اس سے مراد کوئی نیا راستہ نکالنا ہے۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ جب لفظ سنّت بھی لغوی اور شرعی تقسیم کے ساتھ خود حسنہ اور سیئہ کی دو قسموں پر حدیث سے ثابت ہو گیا تو لفظ بدعت کو اسی اصول پر ''حسنہ اور سیئہ'' کی دو اقسام پر تسلیم کرنے میں کون سا امر مانع رہ گیا۔ (۴۰)

۴۰۔ (البدعة عندالائمة والمحدثین۔ ص ۱۴۔ منہاج القرآن پبلیکیشنز)

میلاد کیا ہے؟

حضور پر نور، شافع یوم النشور، سید الموجود والمفقود، فخر آدم و بنی آدم آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت پاک کا تذکرہ کرنا...... آپ ﷺ کے والدین کریمین و اجداد اطہار کی شان بیان کرنا...... آپ ﷺ کے بچپن مبارک کا تذکرہ کرنا...... رضاعت مبارکہ کے واقعات بیان کرنا...... بوقت ولادت ظاہر ہونے والے عجائبات کا تذکرہ کرنا...... کائنات ارضی پر آپ ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے جو بہاریں آئیں ان کی داستان چھیڑنا...... آپ ﷺ کی آمد پاک پر خوشی مناتے ہوئے اللہ تبارک تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا...... ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشیوں میں لوگوں کو کھانا کھلانا...... نعت رسالت مآب ﷺ پڑھنا اور میلاد شریف کا بیان کرنا میلاد النبی ﷺ کہلاتا ہے۔

میلاد کا لغوی معنی :

میلاد کا لغوی معنی پیدائش کا وقت اور ولادت کی جگہ ہے۔(۱)

اصطلاحی معنی : اجتماع الناس و قراۃ ما تیسر من القرآن الکریم و روایۃ الاخبار الواردۃ فی ولادۃ نبی من الانبیاء و مدحہ با فعالہ و اقوالہ ۔(۲)

ترجمہ: یعنی لوگوں کا جمع ہونا اور قرآن حکیم کی جو ممکن ہو تلاوت کرنا، انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی ولادت کے حالات میں وارد احادیث کا بیان کرنا اور ان کے افعال و اقوال کی روشنی میں ان کی مدح و تعریف کرنا۔

۱۔(المنجد، فیروز اللغات) ۲۔ (اعانۃ الطالبین، جلد ۳، صفحہ ۳۶۱)

۲۔موطا امام مالک:

عن عبدالرحمن ابن عبدا لقاری انّه قال خرجت مع عمر ابن الخطاب فی رمضان الی المسجد فاذا الناس او زاع متفرّقُون یصلّی الرجُل فیصلی بصلوته الرهط فقال عمر واللّه اِنّی لا رانی لو جمعت هولاء علی واحد لکان امثل فجمعهم علی ابی ابن کعب قال ثُم خرجت معه لیلةً اخری والنّاس یصلون بصلوة قارئهم فقال عمر نعمت البدعة هذه والّتی تنامون عنها افضل من الّتی تقومون یعنی آخر اللّیل وکان الناس یقومون اوله۔(۴۱)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن عبدالقاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہوگا۔ پس آپ نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا۔ پھر میں دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔ اور رات کا وہ حصہ جس میں لوگ سو جاتے ہیں۔ اس سے بہتر وہ حصہ ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں۔ یعنی رات کا آخری حصہ اور لوگ رات کے پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔

۴۱۔(الموطا۔کتاب الصلوۃ۔باب الترغیب فی الصلوۃ فی رمضان۔ص۹۹۔اسلامی اکادمی لاہور)

قرآن عظیم اور ذکر میلاد:

مذکورہ بالا تفصیل کی ہر ہر جزی پر اگر بحث کی جائے جیسے ذکر ولادت ...... بچپن مبارک...... رضاعت شریف...... فضائل کریمہ...... خصائص پاک...... اجداد کرام...... تو کوئی فردان امور کو بیان کرنے کو ممنوعات کی زد پر نہیں لاسکتا۔ اس لئے کہ قرآن عظیم نے خود ان امور کو بیان فرمایا ہے۔

ذکر ولادت:

قرآن عظیم نے آپ ﷺ کی ولادت پاک کا تذکرہ یوں فرمایا ہے۔ ووالد وماولد (۳)

ترجمہ: اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور ان کی اولاد کی کہ تم ہو (کنزالایمان)

اس آیۃ مقدسہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک کا بیان صریح الفاظ میں ہے مفسر القرآن، ناصر الدین قاضی ابو سعید عبد اللہ ابن عمر اس آیۃ مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ (ووالد) والوالد آدم او ابراہیم علیہما السلام (وما ولد) ذریته او محمد علیه الصلوة والسلام (۴)

یعنی والد سے مراد یا تو آدم علیہ السلام ہیں یا ابراہیم علیہ السلام اور مولود سے مراد اولاد آدم علیہ السلام یا اولاد ابراہیم علیہ السلام ہے۔ یا اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔

اسی آیت کی تفسیر میں علامہ قاضی ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

۱۔(البلد، آیۃ ۳، پارہ ۳۰) ۴۔(انوار التنزیل واسرار التاویل، جلد ۲، صفحہ ۵۹۷ مطبوعہ بیروت)

ملاحظہ فرمایئے کہ تراویح کی باجماعت ادائیگی کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بدعت بھی فرمارہے ہیں اور ''نعمت'' یعنی اچھی بھی فرمارہے ہیں۔کیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ''کل بدعۃ ضلالۃ'' کے مفہوم کو نہ سمجھتے تھے۔حالانکہ ترتیب زمانی کے اعتبار سے بھی یہ واقعہ مذکورہ فرمان رسالت کے بعد کا ہے۔اس لئے کہ یہ واقعہ تراویح حضور نبی رحمت ﷺ کے وصال کے بعد کا ہے۔اور دور صدیقی کے بھی بعد کا ہے۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تراویح کو بدعت کہہ کر اختیار فرمانا اور اُس کو ''نعمت'' کے لفظ سے تعبیر کرنا کیا اس بات کی طرف صراحتاً دلالت نہیں کرتا کہ یہ کام یعنی باجماعت نماز تراویح اگرچہ ظاہری ہیئت و حالت کے اعتبار سے تو بدعت یعنی نیا تھا جو حضور علیہ السلام نے اختیار نہیں فرمایا مگر امت کے حق میں باعث خیر ہونے کی وجہ سے اسے اچھا قرار دیا۔جو لوگ صبح و شام

محمد ﷺ ---------- پیغمبر

صحابہ رضی اللہ عنہ ---------- رہبر

کے نعرے لگاتے تھکتے نہیں۔انہیں کیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صحابیت میں شک ہے۔کیا یہ وہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نہیں کہ جن کے متعلق زبان رسالت نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی میرے بعد نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔کیا ان کے متعلق حضور علیہ السلام کا یہ فرمان نہیں کہ ''شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔''

یہاں تک تو بدعت کی بنیادی دو اقسام تھیں، بدعت لغوی اور بدعت شرعی۔آئمہ اسلام نے بدعت کی مزید اقسام بھی بیان فرمائی ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

(وماولد) ''اس سے مراد کل بنی آدم یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے پیغمبر یا رسول اللہ ﷺ مراد ہیں'' (۵)

ان دونوں تفسیروں کے علاوہ دیگر قابل ذکر تفاسیر میں بھی وماولد سے مراد حضور ﷺ کی ذات مقدسہ بیان کی گئی ہے۔ میلاد پاک کا نام سن کر جن لوگوں کا بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے کیا وہ نہیں دیکھتے کہ خود قرآن عظیم نے حضور ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر فرمایا ہے۔

ذکر بچپن مبارک : (الم یجدك یتیما فاوی) (٦)

ترجمہ: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ (کنز الایمان)

اس آیہ مبارک میں حضور ﷺ کے بچپن مبارک کا تذکرہ ہے۔ اس لئے کہ لفظ یتیم قبل از بلوغت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ بلوغت کے بعد لفظ یتیم کا استعمال درست نہیں۔ لہذا اس سے مراد خاص بچپن مبارک ہے۔

ذکر شہر ولادت :

(لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد) (۷)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (کنز الایمان)

اس آیہ مقدسہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے شہر ولادت کا ذکر کیا ہے۔ آقائے دو جہاں ﷺ کی عظمت وشان پر ایک محکم آیہ مقدسہ ہے۔

۵۔ (تفسیر مظہری، جلد ۱۲، صفحہ ۲۷۲، مطبوعہ خزینہ علم وادب لاہور) ٦۔ (الضحیٰ، آیہ ٦، پارہ ۳۰)

۷۔ (البلد، آیہ ۲۔۱، پارہ ۳۰)

امام علی ابن سلطان محمد القاری الحنفی:

ہمارے پیش نظر احناف کے جلیل القدر عالم دین امام علی ابن سلطان محمد القاری علیہ الرحمۃ کی مشہور کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اوّل مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ہے۔اس کے صفحہ ۲۱۶ پر آپ نے بدعت کی پانچ قسمیں بیان فرمائی ہیں۔جن لوگوں کو ''کل بدعة ضلالة'' کے دورے کچھ زیادہ ہی پڑتے ہیں وہ طبیبِ امراض دینیہ علاّمہ علی القاری علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کا اگر وظیفہ کریں تو امکان ہے ضرور افاقہ ہوگا۔

قال الشيخ عزالدين ابن عبدالسلام فی آخر كتاب القواعد البدعة اما واجبة كتعلّم النحو لفهم كلام الله ورسوله وكتد وين اصول الفقه و الكلام فی الجرح والتعديل واما محرمة كمذهب الجبرية والقدريّة والمرجئةِ والمجسمةوَالرّد على هئولاء من البدع الواجبة لان حفظ الشريعة من هذه البدع فرض كفاية واما مندوبة كا حداث الربط والمدارس وكل احسان لم يعهد فی الصدر الاوّل كالتراويح ای بالجماعة العا مة والكلام فی دقائق الصوفية وامّا مكروهة كزخرفة المساجد وتزويق المصاحف يعنی عند الشافعيّة وامّا عند الحنفيّة فمباح وامّا مباحة كالمصافحة عقيب الصبح والعصر ای عند الشافعية ايضاًوالاّ فعند الحنفيّة مكروه والتوسع فی لذائذ الما كل

علامہ قاضی بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد اقسم سبحانہ بالبلد الحرام و قیدہ بحلول الرسول علیہ الصلوٰۃ و السلام فیہ اظہارا لمزید فضلہ و اشعارا بان شرف المکان بشرف اہلہ (۸)

اللہ تبارک تعالیٰ نے بلد حرام یعنی مکہ معظّمہ کی قسم اٹھائی اور اسے حضور ﷺ کی سکونت کی وجہ سے مقید کیا اس میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت وفضیلت کا اظہار ہے۔اور ساتھ ہی شعور دلانا مقصود ہے کہ مکان کی عظمت مکین کی عظمت کے سبب ہے۔

خاک گزر کی قسم :

نوک قلم نے آیۃ مذکورہ کو سطح کاغذ پر منتقل کیا تو ایک ضمنی مختصری تشریح کے بغیر آگے گزرنا مناسب نہ سمجھا۔علامہ قاضی بیضاوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر پر اگر ایک مرتبہ پھر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ مسکن ہونے کی وجہ سے شہر مکہ معظّمہ کی قسم اٹھائی ہے۔

ہم بھی اپنے دوستوں، والدین، بہن، بھائیوں اور عزیز و اقارب سے محبت کرتے ہیں۔کیا کبھی کسی نے یہ بھی کہا ہے۔کہ مجھے اپنے محبوب کی گزرگاہ کی مٹی کی قسم؟ تو ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند قدوس خالق ہوکر اپنے محبوب کی گزرگاہ کی قسم اٹھا رہا ہے۔ اسے اپنے محبوب سے کتنی محبت ہے۔اگر وہ خالق ہوکر اپنے محبوب سے اتنی محبت فرمارہا ہے۔تو ہمیں امتی ہونے کے ناطے حضور ﷺ سے کتنی محبت کرنی چاہئے (اظہار المزید فضلہ) کہہ کر علامہ بیضاوی علیہ الرحمۃ اسی بات کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں۔

۸۔(انوار التنزیل واسرار التاویل، جلد۲، صفحہ۵۹۷، مطبوعہ بیروت)

والمشارب والمساكن وتوسيع الاكمام۔(۴۲)

ترجمہ: شیخ عزالدین ابن عبد السلام کتاب ''القواعد البدعۃ'' کے آخر میں فرماتے ہیں (کہ بدعت کی اقسام میں) بدعت واجبہ (ہے) جیسے کلام اللہ اور کلام رسول ﷺ کو سمجھنے کیلئے نحو کا سیکھنا، اصول فقہ کہ تدوین کرنا اور علم جرح وتعدیل کا حاصل کرنا ہے اور بدعت محرّمہ جیسے نئے مذاہب کا وجود جیسے جبریہ، قدریہ، مرجئہ اور مجسمہ اور ان کا رد بدعت واجبہ سے کیا جائے گا۔ کیوں کہ اس بدعت سے شریعت کی حفاظت کرنا فرض کفایہ ہے۔ اور بدعت مندوبہ جیسے سرائے اور مدارس کا قیام اور ہر قسم کی اس نیکی کا فروغ جو اسلام کے ابتدائی دور میں نہ تھی جیسے باجماعت نماز تراویح اور تصوف کے پیچیدہ نکات ورموز پر گفتگو کرنا۔

بدعت مکروہہ میں شوافع کے ہاں مساجد اور قرآن عظیم کی تزئین وآرائش کرنا ہے جبکہ احناف کے ہاں یہ مباح ہے۔ اور بدعت مباحہ میں شوافع کے ہاں فجر اور عصر کے بعد مصافحہ کرنا احناف کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور اسی طرح لذیذ کھانے پینے اور گھروں اور آستینوں کو وسیع کرنا بھی ہے۔

کل بدعۃ ضلالۃ کی تشریح:

قرآن وحدیث میں وارد الفاظ کا اگر فقط لغوی معنی مُراد لیا جائے اور اصطلاحی معنی سے اعراض کیا جائے تو پھر بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی۔ ملاحظہ فرمائیے قرآن عظیم میں وارد لفظ صلوٰۃ کا لغوی معنیٰ دعا کرنا اور آگ کی حرارت کو محسوس کرنا

۴۲۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ۔ جلد اوّل۔ ص ۲۱٦۔ مکتبہ امدادیہ ملتان)

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ)

عمر مبارک کا تذکرہ :

لعمرك انهم لفى سكرتهم يعمهون۔ (۹)

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ (کنزالایمان)

اس آیتِ پاک کی تفسیر علامہ جلال الدین محلی اور علامہ جلال الدین سیوطی علیہا الرحمۃ اپنی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔

(لعمرك) خطاب للنبى عليه السلام اى و حياتك

یعنی اس میں حضور نبی کریم ﷺ کو خطاب ہے کہ آپ کی جان کی قسم آپ کی حیات مبارکہ کی قسم ۔تقریباً ایسے ہی الفاظ علامہ بیضاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر "تفسیر بیضاوی" میں فرمائے ہیں۔

ذکر اجداد کرام:

(وتوكل على العزيز الرحيم۔ الذى يراك حين تقوم - و تقلبك فى السجدين (۱۰)

ترجمہ: اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے جو تمہیں دیکھتا ہے۔ جب تم

۹۔(الحجر، آیۃ ۷۲، پارہ ۱۴)   ۱۰۔(الشعراء، آیۃ ۲۱۷ تا ۲۱۹، پارہ ۱۹)

ہے۔کیا کوئی آدمی آگ جلا کر بیٹھ جائے اور یہ کہے کہ قرآن میں تو لفظ صلوٰۃ ہے جس کا لغوی معنی آگ تاپنا ہے لہٰذا میں قرآن پر عمل کررہا ہوں۔اس آدمی کا یہ عمل کیا منشائے قرآن وسنت ہے یا فقط ظاہر پر عمل کرکے گمراہی ہے؟

حج کا معنی ارادہ کرنا ہے۔ایک آدمی جو صاحب نصاب ہے وہ فقط نیت کر لے اور گھر میں بیٹھ جائے۔اور یہ منطق چلائے کہ چونکہ قرآن میں حج کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا لغوی معنٰی ارادہ کرنا ہے لہٰذا میں بھی ارادہ کرکے قرآن عظیم کے حکم کی اتباع کررہا ہوں۔بتائیے یہ قرآن کی اتباع ہے یا مخالفت؟

لہٰذا ایسے لوگوں سے کہا جائے گا کہ اگرچہ صلوۃ کا لغوی معنٰی تو یہی ہے مگر شرعی مفہوم یہ ہے کہ مخصوص اوقات میں مخصوص ارکان کا بجالانا۔اور حج کا اگرچہ لغوی معنی ارادہ یا نیت کرنا ہی ہے مگر شرعی معنی مخصوص اوقات میں مخصوص مقامات پر مخصوص ارکان ادا کرنا ہے۔

کسی بھی لفظ کے صرف لغوی اور ظاہری مفہوم کو ہی اصل قرار دینا علم نہیں ہے بلکہ کسی بھی لفظ کے معنٰی کا تعین اکابرین اسلام کی توضیحات کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔اس اعتبار سے اب مانعین میلاد کے ہاں سب سے وزنی دلیل ''کل بدعة ضلالة'' کا مفہوم بھی سمجھ لیجئے۔

''کل بدعة ضلالة'' کا ماخذ مشکوٰۃ شریف ودیگر معتبر کتابیں ہیں۔ علامہ علی ابن سلطان القاری الحنفی اپنی مستند کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ میں اس کی توضیح یوں فرماتے ہیں۔

کھڑے ہوتے ہو۔ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ (کنز الایمان)

اس آیۃ مقدسہ کی تفسیر میں مفسر شہیر علامہ احمد ابن محمد الخلوتی الصاوی المصری المالکی علیہ الرحمۃ اپنے مشہور حاشیہ قرآن میں فرماتے ہیں۔

والمراد بالساجدین المومنون والمعنی : یراك متقلبا فی اصلاب وارحام المومنین، من آدم الی عبد اللہ علیهما السلام فاصوله جمیعا مومنون (۱۱)

یعنی ساجدین سے مراد مومنین ہیں۔ اور معنی یہ ہوا کہ وہ رب کائنات تمہیں دیکھ رہا ہے آپ اصلاب مومنین سے ارحام مومنین کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ علیہ السلام تک آپ کے تمام اجداد اطہار مومن تھے۔

مفسر قرآن صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں اس آیۃ مقدسہ کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ "اس آیۃ میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں۔ اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم وحوا علیہم السلام سے لیکر حضرت عبداللہ اور آمنہ خاتون علیہما السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔ (۱۲)

ان تفاسیر کے علاوہ عارف باللہ سلیمان ابن عمر اپنی شہرہ آفاق "تفسیر جمل"

۱۱۔ (حاشیہ الصاوی، جلد ۲، جز رابع، صفحہ ۲۴۶، مطبوعہ مکتبۃ الغوثیہ کراچی)

۱۲۔ (تفسیر خزائن العرفان، صفحہ ۶۷۷، مطبوعہ اتفاق پبلشرز لاہور)

''ای کل بدعة سیئة ضلالة لقوله علیه الصلوة والسلام من سن فی السلام سنّة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها و جمع ابو بکر و عمر القرآن و کتبه زیدفی المصحف وجدد فی عهد عثمان رضی اللّٰه عنه۔(۴۳)

ترجمہ:''یعنی ہر بری بدعت گمراہی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کو اس عمل کا اور اس پر عمل کرنے والے کا اجر ملے گا۔اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کیا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس کو صحیفے میں لکھا۔اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس کی تجدید کی گئی۔

کیا ذکر رسول ﷺ خلاف شرع ہے۔

بدعت کی اس قدر تشریح وتوضیح کے بعد اب سوال یہ ہے کہ میلاد تو ذکر رسول ﷺ ہے۔کیا ذکر رسالت خلاف شرع ہے۔اور اس کی اصل کیا قرآن وسنت میں نہیں ہے۔ہم نے گزشتہ صفحات میں قرآن عظیم کی آیات سے نفس ولادت کا ثبوت دیا ہے۔اور سارا قرآن حضور نبی کریم علیہ السلام کی عظمت وشان سے بھرا ہوا ہے۔اور جہاں تک ذکر رسول علیہ السلام کا تعلق ہے تو صحابہ کرام کی سیرت کو اگر دیکھا جائے تو ان کے بھی صبح وشام حضور نبی کریم علیہ السلام کے ذکر میں بسر ہوتے تھے۔جہاں تک اکابرین اسلام کی توضیحات کا تعلق ہے تو ہم چند اکابرین اور ان کی

۴۳۔(مرقات شرح مشکوٰۃ۔جلد اول۔ص۲۱۶۔مکتبہ امدادیہ ملتان)

میں ابوالبرکات امام عبداللہ ابن احمد نسفی اپنی تفسیر ''تفسیر مدارک'' میں اور دیوبندی پیشوا شبیر احمد عثمانی نے اپنی تفسیر ''تفسیر عثمانی'' میں اس آیۃ مقدسہ کے ضمن میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے اجداد کرام کی طہارت کا ذکر کیا ہے۔

ذکر بعثت مقدسہ :

قرآن عظیم نے حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

۱۔ (لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا) (۱۳)

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ (کنز الایمان)

اس آیت پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی بعثت کو امت مسلمہ پر انعام قرار دے کر احسان جتلایا ہے۔ اور یہ بات سمجھنے کیلئے کسی منطق و فلسفے کی ضرورت نہیں کہ احسان ہمیشہ اس نعمت کی عطا پر جتلایا جاتا ہے۔ جو مہتم بالشان ہو۔ یہاں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعثتِ مصطفیٰ ﷺ کیلئے لفظ ''من'' کا ذکر فرمایا یا مفسر شہیر صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ اس لفظ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

'' منت'' نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم ﷺ کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور ﷺ کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ ﷺ کے صدقہ سے راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ

۱۳۔ (آل عمران، آیۃ ۱۶۴، پارہ ۴)

کتابوں کے اسماء ذکر کرتے ہیں جنہوں نے میلاد شریف پر تصنیفات رقم کیں۔تاکہ معلوم ہوسکے کہ ذکر میلاد شریف تو اہل اسلام کا معمول رہا ہے۔

میلاد شریف کے عنوان پر لکھنے والے چند اکابرین:

1۔ حافظ محمد ابن ابی بکر بن عبداللہ الدمشقی۔آپ کی پیدائش 777ہجری میں جبکہ وفات 842ہجری میں ہے۔ان کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ بلاد دمشق کے محدث ہیں۔انہوں نے میلاد شریف پر بے شمار کتب تصنیف فرمائی تین کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی۔

١) جامع الآثار فی مولد النبی المختار

٢) اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق

٣) مورد الصادی فی مولد الهادی

2۔ حافظ عبدالرحیم ابن الحسین المصری العراقی۔آپ کی پیدائش 725ہجری میں جبکہ وفات 808ہجری میں ہے۔آپ نے میلاد شریف پر ایک مستقل کتاب اَلْمَورُوْد الهنی فِی المولد السنی تصنیف فرمائی جس کا ذکر علامہ ابن فہد اور علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جیسے اکابرین نے اپنی تالیفات میں کیا۔

3۔ محمد ابن عبدالرحمٰن ابن محمد المعروف حافظ سخاوی۔آپ کی پیدائش 831ہجری میں جبکہ وصال 902ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔آپ نے میلاد شریف پر ایک بہترین رسالہ ''مولد النبی ﷺ'' تحریر فرمایا۔

4۔ علی ابن سلطان ابن محمد المعروف ملا علی القاری۔آپ کا وصال 1014ہجری

کے طفیل بے شمار نعمتیں عطا کیں۔(۱۴)

۲۔ الذی بعث فی الامیین رسولا۔ (۱۵)

ترجمہ: جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔(کنزالایمان)

گفتگو مبارکہ کا تذکرہ:

(وقیلہ) (۱۶)

ترجمہ: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم (کنزالایمان)

تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی میں اس آیۃ کی تفسیر میں ''وقول الرسول اور وقول محمد النبی ﷺ'' کے الفاظ موجود ہیں اور جیسا کہ ترجمہ کنزالایمان سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی گفتگو اور کلام کی قسم اٹھا رہے ہیں۔

ذکر آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم:

۱۔قد جاءکم من اللہ نور (۱۷)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا۔ (کنزالایمان)

اس آیۃ مقدسہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی آمد پاک کا ذکر ہے اور نور سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔عمدۃ المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

۱۔ ان المراد با لنور محمد ﷺ (۱۸)

۱۴۔(خزائن العرفان، صفحہ ۱۲۸، مطبوعہ اتفاق پبلشرز لاہور) ۱۵۔(الجمعۃ، آیۃ ۲، پارہ ۲۸) ۱۶۔(الزخرف، آیۃ ۸۸، پارہ ۲۵) ۱۷۔(المائدہ، آیۃ ۱۵، پارہ ۶) ۱۸۔(تفسیر کبیر، جلد ۳، صفحہ ۳۹۵، مطبوعہ مصر)

میں ہوا۔آپ نے میلاد شریف پر ایک کتاب المورد الروی فی مولد النبی ﷺ تحریر فرمائی۔

5۔ شہاب الملۃ والدین احمد ابن محمد ابن علی المعروف امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ۔ آپ کی وفات (974) ہجری میں ہوئی۔ میلاد شریف پر دو مستقل کتابیں تالیف کیں۔

۱) تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد سید الانام

۲) تحفۃ الاخیار فی مولد المختار

6۔ عبدالرحمٰن ابن علی ابن محمود المعروف محدث ابن جوزی۔آپ نے میلاد شریف پر ایک مشہور کتاب ''مولد العروس'' رقم فرمائی۔

7۔ عبدالرحمٰن ابن ابی بکر ابن محمد المعروف امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ آپ اپنے وقت کے مجدد تھے۔اور عظیم عاشق رسول ﷺ تھے۔جنہیں حالت بیداری میں ۷۲ سے زائد مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔آپ نے حسن المقصد فی عمل المولد کے نام سے مشہور کتاب لکھی۔

8۔ علامہ سید جعفر ابن عبدالکریم ابن محمد رسول حسینی المعروف امام برزنجی آپ 20 سال سے زیادہ عرصہ مدینہ منورہ میں مفتی شافعیہ اور مسجد نبوی شریف کے خطیب رہے۔آپ کی تصنیف ''عقد الجوہر فی مولد النبی الا زہر'' ہے۔یہی کتاب ہے جو اہل عرب کے ہاں ''مولود برزنجی'' کے نام سے مشہور ہے۔

9۔ علامہ سید احمد ابن عبدالغنی ابن عمر دمشقی۔وصال 1330 ہجری علامہ موصوف

۲۔ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

قد جاء کم من اللہ نور رسول یعنی محمدا ﷺ (۱۹)

۳۔ علامہ قاضی ناصر الدین عبداللہ ابن عمر البیضاوی فرماتے ہیں۔

و قیل یرید بالنور محمد ﷺ (۲۰)

ترجمہ: اس آیت مقدسہ کے ضمن میں بے شمار مفسرین کرام نے النور سے مراد حضور ﷺ کو بیان کیا ہے اگر سب کی عبارات کو بیان کیا جائے تو طوالت بے جا ہو جائے گی اس لئے فقط حوالہ جات بیان کیے جا رہے ہیں۔ تاکہ تحقیق کے شائقین اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔

۴۔ امام ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد نسفی حنفی نے ——— تفسیر مدارک میں
۵۔ محی السنّت علاؤالدین علی بن محمد البغدادی نے ——— تفسیر خازن میں
۶۔ علامہ شیخ اسمٰعیل حقی آفندی حنفی نے ——— تفسیر روح البیان میں
۷۔ عارف باللہ الشیخ احمد صاوی مالکی مصری نے ——— حاشیۃ الصاوی میں
۸۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی حنفی نے ——— تفسیر مظہری میں
۹۔ مولوی عبدالحق حقانی نے ——— تفسیر حقانی میں
۱۰۔ علامہ قاضی ابوالفضل عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے ——— الشفاء میں
۱۱۔ علامہ شہاب الدین احمد خفاجی نے ——— نسیم الریاض میں
۱۲۔ علامہ علی القاری الحنفی نے ——— موضوعات کبیر میں
۱۳۔ الشیخ محمد ابن عبدالباقی الزرقانی نے ——— زرقانی شرح مواہب میں
۱۴۔ شہاب الدین احمد ابن محمد القسطلانی نے ——— المواہب اللدنیہ میں
۱۵۔ علامہ یوسف ابن اسماعیل النبہانی نے ——— جواہر البحار میں
۱۶۔ شیخ علی ابن احمد ابن محمد عزیزی نے ——— السراج المنیر میں

۱۹۔ (تفسیر ابن عباس، صفحہ ۲۷، مطبوعہ مصر) ۲۰۔ (تفسیر بیضاوی، جلد ۱، صفحہ ۲۶۰، مطبوعہ بیروت)

علیہ الرحمۃ خاتم المحققین سید محمد عابد صاحب حاشیہ درمختار کے بھتیجے اور علامہ سید ابوالخیر آفندی عابدین کے والد ہیں۔ آپ نے علامہ ابن حجر ہیتمی کی کتاب کی شرح بیان کی ہے۔ جس کا نام ''نثر الدرر علی مولد ابن حجر'' ہے۔

10۔ امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ چودھویں صدی کے مجدد اور اپنے وقت کے سب سے بڑے محقق ہیں۔ چودھویں صدی کے واحد صاحبِ تحقیق جنہوں نے ہر موضوع پر قلم اٹھایا۔ اور علوم وفنون کے دریا بہا دیئے۔ ایک ہزار سے زیادہ تصنیفات و تالیفات آپ کی شان فقاہت کی واضح دلیل ہیں۔ آپ کا وصال 25 صفر المظفر 1340 بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ میلاد شریف پر آپ کی تصنیف'' اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامہ'' ہے۔

تلك عشرة كاملة۔

پیروی سنّت کی دعوت:

افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑھ رہا ہے کہ جشن قرآن کو تو درست سمجھا جاتا ہے مگر جشن میلاد کے موقع پر فتاوٰی بدعت صادر ہوتے ہیں۔ جشن بخاری کو تو معمول بنایا جا رہا ہے مگر جشن میلاد سے اعراض۔ اپنے اکابرین کے نام پر تو کانفرنسیں کی جارہی ہیں مگر میلاد کانفرنس کو ممنوع قرار دیا جا رہا ہے۔ ہمیں تو یہ درس دیئے جا رہے ہیں کہ صرف وہی طرز اور وہی طریقہ اپنانے کے قابل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا۔ اگر اس میں ذرا بھی فرق پڑا تو یہ بدعت، ضلالت و گمراہی میں شمار ہوگا۔ لہٰذا وہی کام کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ تو ہم گزارش کریں گے کہ

ایک درجن سے زائد مفسرین، محدثین، اور سیرت نگاروں کے حوالے ہم نے درج کردیئے ہیں۔ جنھوں نے آیۃ مبارکہ مذکورہ میں "نور" سے رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک مراد لی ہے۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پالے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

درج ذیل آیات مبارکہ میں بھی حضور علیہ السلام کی آمد مبارکہ کا تذکرہ موجود ہے۔ بخوف طوالت صرف آیات مقدسات اوران کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

قد جاء کم برہان من ربکم۔(۲۱)

ترجمہ: تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔ (کنزالایمان)

لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ (۲۲)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول۔ (کنزالایمان)

انا ارسلنك شاهدا و مبشرا و نذیرا۔ (۲۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضروناظر وخوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (کنزالایمان)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صراحتاً حضور علیہ السلام کی آمد پاک کا تذکرہ فرمایا ہے۔

۲۱۔(النساء، آیۃ ۱۷۴، پارہ ۶) ۲۲۔(التوبہ، آیۃ ۱۲۸، پارہ ۱۱)

۲۳۔(الاحزاب، آیۃ ۴۵، پارہ ۲۲)

- قرآن عظیم کوتیس پاروں میں تقسیم کرنا، ربع نصف وثلث مقرر کرنا، اعراب لگانا یہ حضور علیہ السلام کے دور میں نہ تھا۔ اسے بھی ترک کر دیجئے۔
- حج بیت اللہ کیلئے ہوائی جہاز کا استعمال حضور علیہ السلام کے دور میں نہ تھا۔ اسے بھی ترک کر دیں اور گدھے یا اونٹنی پر سفر کریں۔
- مساجد کے مینار، فرش قالین، ائیر کنڈیشن، گیزر، ہیٹر وغیرہ بھی حضور ﷺ نے استعمال نہیں کیے آپ بھی ترک فرمادیں۔
- سیرت کانفرنس، جشن بخاری، جشن قرآن، مقابلہ حسن قرات کے عنوانات سے حضور ﷺ نے کوئی پروگرام نہیں کیا لہٰذا اس کو بھی چھوڑ دیجئے۔
- سونے کیلئے موجودہ پلنگ، چارپائیاں، تکیئے، رضائیاں بھی آقائے دو عالم ﷺ نے استعمال نہیں فرمائیں ان سے بھی گریز کریں۔ طرفہ تماشا تو ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری باری آئے تو بدعت کی خود ساختہ جاہلانہ تعریف یاد آجائے۔ اور اپنی باری آئے تو وہ تعریف طاق نسیاں کی زینت بن جائے۔

ع اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ
جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

مفکر اسلام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے تاثرات:

بدعت پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد اب آخر میں عظیم محقق ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے درد بھرے جملے رقم کر کے اس بحث کو ختم کیا جارہا ہے۔

''کیا ہمارے ان بھولے بھالے فتوی دہندوں کو فقہ کا ابتدائی کلیہ قاعدہ یاد

فرمان جشن:

قل بفضل اللّٰه و برحمته فبذلك فليفرحوا۔(۲۴)

ترجمہ:تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت اور اسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں۔(کنزالایمان)

اس آیہ مقدسہ پر ہم ان شاء اللہ ایک مستقل باب میں بحث کریں گے۔ سردست صرف یہ جان لیجئے کہ اس آیت کا بغور مطالعہ کرنے پر کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر فضل اور رحمت پر خوشی ومسرت کا اظہار کرنا قرآن پاک سے ثابت نہیں؟

اگر ہر فضل ورحمت پر خوشی کا ثبوت قرآن عظیم سے ثابت ہے تو فضل اکبر اور رحمت اللعالمین کی آمد پر خوشی منانا ممنوع کیوں ہے؟

و بشّر المومنین بانّ لهم من اللّٰه فضلا كبيرا۔(۲۵)

ترجمہ:اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔ (کنزالایمان)

وما ارسلنك الارحمة للعلمين۔(۲۶)

ترجمہ:اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔(کنزالایمان)

حاصل کلام:

مروجہ محافل میلاد النبی ﷺ میں ان ہی باتوں کو بیان کیا جاتا ہے۔جن کا

۲۴۔(یونس۔ آیہ۵۸۔ پارہ ۱۱)

۲۵۔(الاحزاب۔آیہ۴۷۔پارہ۲۲)

۲۶۔(الانبیاء۔آیہ۱۰۷۔پارہ۱۷)

نہیں کہ "الاصل فی الاشیاء الاباحة" اصل میں ہر چیز مباح اور جائز ہوتی ہے بجز اس کے جو منع کی گئی ہے۔ اس فقہی قاعدے کی اساس یہ قرآنی آیت ہے "واحل لکم ماوراء ذلکم" صرف فلاں فلاں چیز حرام ہے۔ ان کے سوا ساری چیزیں حلال ہیں۔ ہر نئی چیز بدعت و گمراہی ہے تو پھر یہ بڑے فاضل موٹروں میں کیوں بیٹھتے ہیں۔ جہازوں میں کیوں سفر کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے تو داڑھی ہی نہیں مونچھیں بھی چٹ کرتے ہیں اور والمتشبهین بالنساء کے زمرے میں داخل رہتے ہیں۔ یہ سب چیزیں بدعت نہیں۔ بدعت ہے تو رسول اللہ ﷺ کے احترام اور رسول اللہ ﷺ کی یاد اور آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سننے سنانے والی محفل۔ بریں عقل و دانش بباید گریست (اس عقل و دانش پر رونا ہی آتا ہے) (۴۴)

۴۴۔ (آمد مصطفے ﷺ، مرتب علی اکبر ازہری، صفحہ ۹۱، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

ثبوت گزشتہ اوراق میں ہم قرآن عظیم کی آیات اور مستند تفاسیر کے حوالہ سے پیش کر چکے ہیں۔علمی دنیا میں دلیل و برہان کے بغیر محض الزام دہی کی کوئی حیثیت نہیں۔قرآن عظیم سے بڑھ کر کون سی دلیل مستند ہے۔اس کے باوجود اگر میں نہ مانوں والی پالیسی کے تحت صرف حرام ممنوع اور بدعت کی خانہ ساز مشین گن کا رخ میلاد پاک کی طرف کیا جائے تو ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں۔

محفلیں میلاد کی چاروں طرف ہوں منعقد
اُن کے ذکر پاک سے شیطاں کو حیراں کیجئے
صاف ہے قرآن میں فرمانِ حق فلیفرحوا
کوئی کچھ کہتا رہے تعمیل فرمان کیجئے

مراحل محافل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

محافل میلاد شریف کا انعقاد عام طور پر مساجد میں کیا جاتا ہے(یا مجمع کثیر ہونے کی وجہ سے کھلی جگہ پر) حدیث پاک کی رُو سے مساجد زمین کا بہترین حصہ ہیں۔آغاز تلاوت قرآن عظیم سے ہوتا ہے۔کس آدمی کو اس سے انکار ہو سکتا ہے؟ نعت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی جاتی ہے جو کہ اہل ایمان کی روحانی غذا ہے۔اگر کسی کو نعت شریف پسند نہ ہو تو اپنے بارے میں وہ خود فیصلہ کرے کہ ایمان یا اسلام کے کون سے درجے میں ہے؟

پھر علماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو بیان کرتے ہیں۔اگر کوئی گزشتہ آیات اپنے خطاب میں بیان کرے تو کیا قرآن عظیم سے میلاد کا بیان ثابت نہ ہوگا۔قرآن

دیکھ غافل آنکھ اپنی کا ذرا شہتیر بھی

میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعین ایام واوقات

اہل اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوب خوب خوشیاں منا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ووارفتگی کا اظہار کرتے ہیں۔مگر نہ جانے کیوں چند نام نہاد فضلاء کو اس میں بھی قباحت نظر آتی ہے کہ محافل میلاد کیلئے ایام واوقات کا تعین کیا جائے۔آج تک کوئی فاضل ہمیں اس کی علت نہیں بتا سکا۔اگرچہ یہ بات علیحدہ ہے کہ اس جرم کا ارتکاب وہ خود بھی کرتے ہیں۔کانفرنسیں،اشتہارات اور ایام وتوارخ کا تعین وہاں بھی ہوتا ہے۔مگر وہ اہتمام اپنے اکابرین کے لئے اور یہاں سارا اہتمام ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔مگر خدا جانے اپنے ہاں کی ساری کاروائی عین ایمان اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے نام پر کیا جانے والا اہتمام کبھی بدعت،کبھی شرک،کبھی حرام۔آنے والی سطریں بھی بول بول کر اسی دورخی کی نشاندہی کررہی ہیں کہ

؎ غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ غافل آنکھ اپنی کا ذرا شہتیر بھی

عظیم کی ان آیتوں پر کس کا ایمان نہیں؟ کیا ان آیات کو کوئی چیلنج کرسکتا ہے۔ بیان میلاد کے بعد سلام پڑھا جاتا ہے...... دعا کی جاتی ہے...... اور شرکاء محفل میں تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہم نے تفصیل سے مراحل میلاد شریف کو اس لئے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کو اندھیرے میں تیر چلانے کی عادت ہوتی ہے۔ جن کو ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں جانا تو نصیب ہوتا نہیں۔ فقط ''میلاد'' کے نام ہی سے ۱۰۰ درجے کے بخار میں مبتلا ہو کر اپنی طرف سے قیاس آرائیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اس تفصیل کے بعد کیا ہم اب بھی حق بجانب نہیں کہ یہ سوال کریں کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار آخر کیوں؟

ایک الجھن کا حل:

امکان ہے کہ کوئی کہہ دے کہ ہمیں محفل و جلوس میلاد پر تو اعتراض نہیں مگر جلوس میں چونکہ لوگ چلتے پھرتے اشیاء کھاتے ہیں۔۔۔ کھانے پینے کی اشیاء نیچے گراتے ہیں۔۔۔ بے ریش نوجوان نعتیں پڑھتے ہیں۔۔۔ واعظین محافل میں غیر مستند روایات و واقعات بیان کرتے ہیں۔۔۔ اس لئے ہم اس سے انکاری ہیں۔

جواباً گزارش ہے کہ اگر بات فقط یہی ہے تو کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ آیا مانعینِ میلاد کے ہاں قواعد شرع کے مطابق جلوس میلاد نکلتا ہے؟ اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے محافل میں ذکر ولادت مستند روایات سے بیان کرنا ان کے ہاں جائز ہے؟ مزید براں یہ بھی بتایا جائے کہ اگر مسجد سے جوتے چوری ہو جائیں تو اس بنیاد پر کہ اگر مسجد نہ ہوتی تو چوری نہ ہوتی کیا مسجد کے انہدام کا فتویٰ دیا جائے گا؟ عاقل تو یہی کہے

میلاد شریف کیلئے ایام کا تعین:

مانعین میلاد اس بات سے بھی خفا ہوتے ہیں کہ میلاد شریف کیلئے وقت اور ایام کا تعین کیوں کیا جاتا ہے اور اس کو ہر سال یادگار کے طور پر کیوں منایا جاتا ہے یعنی ان کے ہاں یادگار منانا اور ایام و اوقات کا تعین کرنا بھی بدعت کے زمرے میں آتا ہے۔ اب ہم اس شبہ کے دونوں اجزاء کا ازالہ علیحدہ علیحدہ پیش کرتے ہیں۔

اسلام یادگاریں قائم کرتا ہے:

قرآن وسنت سے یہ چیز ثابت ہے کہ اسلام یادگاروں کو قائم کرتا ہے نہ کہ مٹاتا ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

ایام اللہ کی تذکیر:

''وذكرهم بايّام الله۔''(۴۵)

ترجمہ: ''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔'' (کنزالایمان)

صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں ''یعنی بنی اسرائیل کو وہ دن بھی یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اتاریں جیسے غرق فرعون، من وسلویٰ کا نزول''۔ اس آیت مقدسہ سے یہ ظاہر ہوا کہ جن دنوں میں رب تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمتیں دے اس کو یادگار کے طور پر قائم رکھنا چاہئے۔

۴۵۔ (ابراہیم۔ آیت ۵۔ پارہ ۱۳)

گا کہ اگر مسجد سے جوتے چوری ہو جائیں تو مسجد کو نہ گرایا جائے بلکہ جوتوں کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے گا۔

سر درد کی وجہ سے بجائے علاج کے گردن ہی اتار دینا حکمت ہے یا جہالت؟ ایسے بے سروپا الزامات لگا کر اگر اپنی ساری علمیت کا زور میلاد پاک کے ممنوع ہونے پر ہی لگانا ہے تو ہم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وساطت سے بس اتنی گزارش کریں گے۔

ے وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

پیر کو روزہ رکھنا:

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ أنزل علی وحیٌ۔(۴۶)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

رسول رحمت ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھ کر اپنا میلاد پاک منا بھی رہے ہیں اور پھر اسے یادگار بھی ولادت کیلئے فرمارہے ہیں۔اب اس سے بڑھ کر اور کس دلیل کی ضرورت ہے۔

یوم عاشور یادگار موسیٰ علیہ السلام:

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ ﷺ ماھذا الیوم الذی تصومونہ فقالو اھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ و غرّق فرعون و قومہ فصامہ موسیٰ شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ ﷺ فنحن احق و اولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ ﷺ وامر بصیامہ۔(۴۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو یہودیوں کو یوم عاشور کا روزہ رکھتے پایا۔رسول اللہ نے ان سے

۴۶۔(مشکوٰۃ المصابیح۔ص۱۷۹۔کتاب الصوم۔باب صوم التطوع فصل ثالث۔قدیمی کتب خانہ)

۴۷۔(مشکوٰۃ المصابیح۔کتاب الصوم۔باب صوم التطوع۔فصل ثالث۔ص۱۸۰۔قدیمی کتب خانہ)

پوچھا اس دن تم کیوں روزہ رکھتے ہو۔ تو انہوں نے کہا یہ عظیم دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اسی لئے ہم بھی رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حق دار اور ان کے زیادہ قریب ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی حکم دیا۔

اس حدیث پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے یوم عاشور کا روزہ یادگار کے طور پر رکھا۔ یہاں سے ایک اور شبہ کا ازالہ ہوتا ہے" کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے ہیں اور مسلمان حضور علیہ السلام کا یوم ولادت منا کر عیسائیوں کی اتباع کرتے ہیں۔"

بنی اسرائیل کے عمل روزہ کو حضور ﷺ نے اس وجہ سے ترک نہ فرمایا کہ چونکہ بنی اسرائیل روزہ رکھتے ہیں اور اگر ہم روزہ رکھیں گے تو ان کی اتباع ہوگی۔ بلکہ روزہ کو اچھا عمل جان کر آپ ﷺ نے روزہ تو رکھا مگر مشابہت سے بچنے کیلئے دو روزوں کا معمول بنایا۔

پتہ چلا کہ کوئی اچھا عمل اگر عیسائی یا یہودی کریں تو وہ برا نہیں ہو جائے گا بلکہ بدستور وہ اچھا ہی رہے گا۔ اگر اس اصول کو مان لیا جائے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت یعنی کرسمس مناتے ہیں تو اگر مسلمانوں نے میلاد النبی ﷺ کو بھی منایا تو یہ عیسائیوں کی اتباع ہوگی۔ پھر ہم گزارش کریں گے کہ عیسائی اور یہودی تو خدا کو بھی مانتے ہیں تو کیا اس اصول کی بنیاد پر ہمیں خدا کا انکار کرنا پڑے گا۔ یہودی اور عیسائی کھانا بھی کھاتے ہیں۔ پھر تو ہمیں کھانا بھی چھوڑنا پڑے گا۔ یہودی اور عیسائی تو

لباس بھی پہنتے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ یا یہ مشابہت صرف ذکر رسول ﷺ اور یاد رسول ﷺ میں ہی کود پڑتی ہے۔

تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

حج یا گار اسلام:

ارکان ومناسک حج کو دیکھیں تو سب اسلام کی یادگاریں نظر آتی ہیں۔ صفا و مروہ کی سعی کیا حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یادگار نہیں؟ ذرا سوچئے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا تو پانی کی تلاش میں صفا ومروہ پر دوڑ رہی ہیں مگر آج حاجی تو پانی کی بوتلیں اٹھا کر دوڑ رہے ہیں۔ ان سے پوچھئے کہ خدا کے بندو! پانی اٹھا کر کس کی تلاش میں دوڑ رہے ہو تو وہ بتائیں گے کہ نقش پائے ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی تلاش میں۔

مقام ابراہیم علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات کو محفوظ کئے ہوئے ہے کیا یادگار نہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر خداوند قدوس کا یہ فرمان قرآن عظیم میں نہ ہوتا

''واتخذوامن مقام ابراھیم مصلٰی۔''(۴۸)

ترجمہ:''اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔''(کنز الایمان)

تو یار لوگوں کو تو اس میں بھی شرک نظر آتا کہ قدموں کے نشانات کو سجدہ گاہ بنایا جارہا ہے۔ یہ تو خداوند قدوس کا احسان ہے کہ اس نے یہ حکم قرآن میں دیا۔ وگرنہ ہمارے کہنے کو کون مانتا؟

۴۸۔ (البقرہ۔ص ۱۲۵۔ پارہ۱)

خطہ ارضی پر ۱۰ ذوالحج کو کروڑوں مدعیانِ توحید قربانی ادا کر کے کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یاد کو تازہ نہیں کر رہے۔ منیٰ کے میدان میں جمرات پر رمی کرنا کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار نہیں۔ وگرنہ بتایا جائے وہاں کس حاجی کو کون سا شیطان کس عمل سے روک رہا ہے جو وہاں پر کنکر مارے جا رہے ہیں۔ کیا یہ سب یادگاریں نہیں۔ اگر یادگار منانا بدعت ہے تو پھر ان تمام ارکان کے بدعت ہونے کا فتویٰ بھی صادر فرما دیں اس سے اسلام کی بہت خدمت ہو گی اور بدعت کا قلع قمع بھی ہو جائے گا۔

رمضان المقدس میں شب قدر کو کیا قرآن عظیم کے نزول کی وجہ سے یادگار نہیں بنایا۔ اگر رمضان میں قرآن عظیم کے نزول سے شب قدر کو فضیلت حاصل ہے تو ولادت صاحب قرآن سے ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو فضیلت ملنے میں کون سا امر مانع ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تعیُّن اوقات:

اس سلسلے میں سب سے پہلی گزارش ہے۔ کہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو میلاد النبی ﷺ کیلئے محفل وجلوس کا انعقاد نہ تو ہم فرض سمجھتے ہیں اور نہ ہی واجب۔ دنیا جانتی ہے کہ محفل میلاد النبی ﷺ تو ربیع الاوّل شریف کے علاوہ دیگر مہینوں میں بھی منعقد کی جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک محفل وجلوس کیلئے ایام ووقت کا تعین ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اگر عبادات اسلام پر نگاہ ڈالی جائے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ اسلام تو تعین

اوقات وایام پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید کر رہا ہے۔ نماز پنجگانہ تعین اوقات کی سب سے بڑی مثال ہے۔

اِنَّ الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔(۴۹)

ترجمہ: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنز الایمان)

اگر ایک آدمی زوال آفتاب سے قبل نماز ظہر پڑھنا چاہے تو ایک کیا ایک لاکھ مرتبہ پڑھے فرض ادا نہیں ہوگا۔ غروب آفتاب سے قبل مغرب نہیں ادا ہوتی۔ کیا یہ تعین اوقات نہیں۔ اب ذرا تعین ایام پر نگاہ ڈالیں کوئی آدمی اگر بدھ کے روز نماز جمعہ پڑھے تو کیا جمعہ ادا ہو جائے گا؟ وقوف عرفات کیلئے ۹ ذوالحج کا تعین ہے۔ اگر کوئی محرم الحرام شریف میں وقوف عرفات کرے تو کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ کیا یہ ایام کا تعین نہیں؟ ہم تو پوچھتے ہیں کہ مانعین میلاد کے مدارس میں امتحانات کیلئے کیا تاریخ مقرر نہیں کی جاتی؟ طلباء کو بتائے بغیر کبھی امتحان لئے ہیں؟ مدرسین کیلئے ماہانہ وظائف کیا مقرر نہیں؟ سالانہ جلسہ دستار بندی کیلئے کیا وقت کا تعین نہیں ہوتا؟ جلسہ کے تعین کیلئے اشتہارات وغیرہ کیوں شائع کیے جاتے ہیں۔ نکاح کی تقریب کیلئے تاریخ کیوں مقرر کی جاتی ہے؟ نمازوں کیلئے اوقات کار کے نقشے کیا آپ کے یہاں نہیں ہیں؟ میلاد شریف کو بدعت ثابت کرنے کیلئے کہیں اپنے ہی گھر کو آگ نہ لگا دیں۔

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

۴۹۔(النساء۔آیت ۱۰۳۔پارہ ۵)

اب ہم بخاری شریف سے یہ ثابت کررہے ہیں کہ محفل و وعظ کیلئے ایام کا تعین صحابہ کرام نے بھی کیا ہے۔

عن ابی وائل قال کان عبداللّٰہ یذکر الناس فی کل خمیس فقال لہ رجلٌ یا ابا عبدالرحمٰن لوددت انك ذکر تنا کُل یوم قال اما انّہ یمنعنی من ذلك انی اکرہ ان املّکم وانی اتخولکم بالموعظہ کما کان النبی ﷺ یتخولنابھا مخافة السامة علینا۔ (۵۰)

ترجمہ: ابو وائل نے کہا کہ عبداللہ ابن مسعود ہر جمعرات کو لوگوں کے سامنے وعظ کرتے ایک شخص نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے سامنے روزانہ وعظ کریں۔ فرمایا سنو! مجھے اس سے یہ بات روکتی ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم لوگ اکتا جاؤ وعظ کیلئے تمہارے نشاط اور توجہ کا خیال رکھتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتانے کے اندیشے سے ہمارا لحاظ فرماتے تھے۔

اس حدیث شریف کے ضمن میں مفکر اسلام ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک اور اسوہ حسنہ کی تفصیل بے شک ہر روز بیان کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ لوگوں کیلئے بار ہوگا۔ پھر کس دن کا انتخاب کیا جائے؟ کیا یوم میلاد سے موزوں تر کوئی دن اس کیلئے ہوسکتا ہے۔ (۵۱)

۵۰۔ (صحیح البخاری۔ جلد اوّل۔ کتاب التعلیم۔ ص ۱۴۔ قدیمی کتب خانہ)

۵۱۔ (آمد مصطفےٰ ﷺ مرتب علی اکبر ازہری۔ ص ۹۳۔ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز)

باب پنجم

نثار تیری چہل پہل پہ
ہزاروں عیدیں ربیع الاول

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کیلئے لفظ عید کا استعمال

اہلِ محبت یوم ولادت رسول ﷺ کو لفظ عید سے تعبیر کرتے ہیں جس پر منکرین شانِ رسالت ایسی عجیب وغریب تاویلیں کرتے ہیں گویا لفظ عید کا استعمال عید الاضحیٰ اور عید الفطر کیلئے اس قدر خاص ہے کہ یہ دین کا اہم رکن ہے۔ اور اگر ان کے علاوہ استعمال کیا تو نہ جانے دین اسلام کی عمارت ہی منہدم ہو جائے گی۔ ایک طرف فکر کی یہ کج روی ہے۔ اب قلمِ محبت سے زینتِ قرطاس ہونے والا یہ پیراگراف بھی پڑھئے اور خود ہی اندازہ فرمایئے کہ کون سی فکر کا دھارا آبشارِ محبت سے پھوٹ رہا ہے۔

''آپ ﷺ کا یوم ولادت تمام ایام سے عظیم تر ہے کوئی جمعہ اور عید اس کے ہم پلہ نہیں۔ اگر ہم اس عظمت کا خیال کریں تو لفظ عید بھی اس کے شایانِ شان نہیں چونکہ اس سے بڑھ کر ہمارے پاس کوئی لفظ نہیں۔ لہٰذا عید کا ہی اطلاق کر دیتے ہیں کیا ہی خوب کہا شیخ علوی مالکی نے کہ عید کی خوشیاں آتی ہیں گزر جاتی ہیں مگر آپ ﷺ کی آمد سے مخلوق خدا کو جو خوشی نصیب ہوئی وہ ختم ہونے والی ہی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

لفظ عید پر اعتراض:

عام طور پر اس شبہ کو بھی بڑے پر زور انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام میں تو صرف دو عیدیں ہیں۔ یہ تیسری عید کہاں سے آگئی؟ یہ تو غلو فی الدین ہے۔

تحقیقی جواب سے قبل اس بات کو سمجھ لیا جائے کہ کائنات میں یہ طرح طرح کی بہاریں۔۔۔ آسمان کا شامیانہ۔۔۔ زمین کا فرش۔۔۔ باغوں کی مہک۔۔۔ آبشاروں کی روانی۔۔۔ سبزہ زاروں کی رونق۔۔۔ پہاڑوں کی بلندی۔۔۔ چاند کی چاندنی۔۔۔ سورج کی روشنی۔۔۔ ہوا کا بہاؤ۔۔۔ پانی کی نعمت۔۔۔ یہ ساری نعمتیں اور انعامات مرہون منت ہیں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی برکت سے ہی یہ ساری رونقیں لگائی گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت سے ہی اس زمین کو صفت طہارت عطا کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی برکت سے ہی یہ معاشرہ کفر و ضلالت کی گھٹا ٹوپ وادیوں سے نور ہدایت کی طرف منتقل ہوا۔ وہ لوگ جو بچیوں کو زندہ درگور کرتے تھے اسی منبع ہدایت سے فیض یاب ہو کر وہ بچیوں کی پرورش کو فخر سمجھتے تھے۔ وہ معاشرہ جس میں باپ کے انتقال کے بعد بیٹا باپ کی منکوحہ کو اپنے عقد میں لے لیتا وہ اسی آفتاب نور سے مستنیر ہو کر ماں کے قدموں میں جنت کی تلاش کر رہا ہے۔۔۔ وہ لوگ جو راہزنی پر فخر کرتے تھے وہ اسی صحبت سے ہدایت کشید کر کے عالم کے راہبر و رہنما بن گئے۔۔۔ عورتوں کی عزتوں کو تار تار کرنے والے کیوں عورتوں کے محافظ و نگہبان بن گئے۔ یہ ساری برکتیں فقط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک سے جہان کو نصیب ہوئیں۔

نسل در نسل تیری ذات کے مقروض ہیں ہم
تو غنی ابن غنی ہے میرے مکی مدنی

اگر کسی کو ہماری اس گزارش سے اختلاف ہو تو پھر فقط اتنا عرض کریں گے کہ آپ لوگ جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے وہ کس کی برکت سے نصیب ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے جود و سخا کے منکر اور آپ ﷺ کے احسانات عظیمہ کو فراموش کرنے والے کیا کلمہ پڑھانے کے احسان کو بھی بھول گئے۔ حضور علیہ السلام کے امت پر احسانات کا کیا یہ بدلہ ہے کہ فطرانے اکٹھے کرنے کی خوشی میں عید الفطر کو عید مان لیا۔ قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے کیلئے عید الاضحیٰ کو عید مان لیا۔ اور جن کی برکت سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نعمتیں ملیں ان کی آمد پاک کو اگر عید کہہ دیا تو فوراً غلوفی الدین یاد آ گیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے اس کرب کا اظہار یوں فرمایا۔

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

عید تو خوشی منانے کا نام ہے۔

العيد السرور العائد ولذلك سمي يوم العيد عيداً۔ (۵۲)

نواب صدیق حسن بھوپالی:

منکرین میلاد کو حضور نبی کریم ﷺ کی آمد پاک کی خوشی نہیں؟ اگر نہیں تو ذرا

۵۲۔ (تفسیر بیضاوی۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۲۸۹۔ مطبوعہ بیروت)

لگے ہاتھوں منکرین میلاد کے ایک بڑے پیشوا کا حوالہ بھی سن لیجئے کہ جو حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک سے خوش نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ نواب صدیق حسن بھوپالی نے میلاد پاک پر لکھی ہوئی اپنی مشہور کتاب میں تحریر کیا ہے۔

''جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔(۵۴)

کیا منکرین میلاد اپنے بچوں کی ولادت پر خوشیاں نہیں مناتے اور لوگ ان کو آ کر مبارکبادیں نہیں دیتے۔ کیا منکرین میلاد کے ہاں بچہ پیدا ہو تو ان کے ہاں صف ماتم بچھ جاتی ہے؟ یقیناً نہیں بلکہ خوب خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ تو جب اپنے بچے کی ولادت پر خوشیاں منانا، سالگرہ کرنا، مٹھائی تقسیم کرنا درست ہے تو کیا بدعت کا یہ فتوی فقط میلاد پاک کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

؎ جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں
خوشی سے نہ جامے میں پھولے سمائیں
محمد ﷺ کا جب یوم میلاد آئے
تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے

تحقیقی جواب:

شانِ رسالت کیلئے اہلِ محبت یوم ولادت رسول ﷺ کو لفظ عید سے تعبیر کرتے ہیں جس پر منکرین شانِ رسالت ایسی عجیب و غریب تاویلیں کرتے ہیں گویا لفظ عید کا

۵۴۔ (الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ۔ صفحہ ۱۲۔ طبع ۱۳۰۵)

استعمال عید الاضحیٰ اور عید الفطر کیلئے اس قدر خاص ہے کہ یہ دین کا اہم رکن ہے۔اور اگر ان کے علاوہ استعمال کیا تو نہ جانے دین اسلام کی عمارت ہی منہدم ہو جائے گی۔

ایک طرف فکر کی یہ کج روی ہے۔اب قلمِ محبت سے زینتِ قرطاس ہونے والا یہ پیرا گراف بھی پڑھئے اور خود ہی اندازہ فرمایئے کہ کون سی فکر کا دھارا آبشارِ محبت سے پھوٹ رہا ہے۔

''آپ ﷺ کا یوم ولادت تمام ایام سے عظیم تر ہے کوئی جمعہ اور عید اس کے ہم پلہ نہیں۔اگر ہم اس عظمت کا خیال کریں تو لفظ عید بھی اس کے شایانِ شان نہیں چونکہ اس سے بڑھ کر ہمارے پاس کوئی لفظ نہیں۔لہٰذا عید کا ہی اطلاق کر دیتے ہیں کیا ہی خوب کہا شیخ علوی مالکی نے کہ عید کی خوشیاں آتی ہیں گزر جاتی ہیں مگر آپ ﷺ کی آمد سے مخلوق خدا کو جو خوشی نصیب ہوئی وہ ختم ہونے والی ہی نہیں بلکہ دائمی ہے۔(۵۴)

تیسری عید قرآن میں:

کیا لفظ عید کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ کسی اور دن کے لئے استعمال کرنا ممنوع ہے۔یہ بات بھی صراحتاً قرآن وسنت کے منافی ہے ملاحظہ فرمایئے۔

قرآن عظیم میں فرمان خداوندی

قال عیسیٰ ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مآئدۃ من السمآء تکون لنا عید الاوّلنا و اٰخرنا۔(۵۵)

۵۴۔ (مفتی محمد خان قادری۔میلاد پر اعتراضات کا محاسبہ۔ص ۱۹۲۔مطبوعہ کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور)

۵۵۔ (المائدہ۔آیت ۱۱۴۔پارہ ۵)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی۔ (کنزالایمان)

امام ابو سعید عبد اللہ ابن عمر بیضاوی:

امام موصوف زیر نظر آیت مقدسہ کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں۔

''ای یکون یوم نزولها عيدا نعظمه وقيل العيد السرور العائد ولذلك سمى يوم العيد عيدًا۔ وروى انها نزلت يوم الاحد فلذلك اتّخذه النصارى عيدًا''(۵۶)

ترجمہ: یعنی مائدہ اترنے کا دن ہمارے لیے عید کا دن ہوتا کہ ہم اس کی تعظیم کریں اور کہا گیا ہے کہ عید لوٹنے والی خوشی کو کہتے ہیں اسی وجہ سے یوم عید کو عید کہتے ہیں اور روایت کیا گیا کہ یہ مائدہ اتوار کے دن اترا اسی لیے عیسائی اس دن کو عید بناتے ہیں۔

جس دن ایک خوان زمین پر نازل ہوا گر وہ عید کا دن ہوسکتا ہے اور اللہ کے پیغمبر اسے عید قرار دے رہے ہیں تو جس دن رحمۃ للعالمین اس جہان میں جلوہ گر ہوں وہ دن عید کا کیوں نہیں ہوسکتا؟ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ سابق شریعتوں کے وہ احکام جو بغیر نکیر کے قرآن وسنت میں وارد ہوں وہ اہلِ اسلام کیلئے حُجت ہیں۔

پھر خوان کی نعمت عارضی اور محدود وقت کیلئے تھی جبکہ نعمتِ مصطفےٰ علیہ السلام دائمی نعمت ہے۔ جو اس جہان میں آئی تو روئے زمین کو پاک کردیا گیا۔۔۔۔ سابقہ امتوں کے گناہوں کے سبب ان کے چہرے مسخ ہوئے۔ حضور علیہ السلام کی بدولت امت

۵۶۔ (تفسیر بیضاوی۔ جلد اوّل۔ ص ۲۸۹۔ مطبوعہ بیروت)

مصطفےٰ ﷺ اس عذاب سے مامون۔۔۔ایسی نعمت کے جو میدان محشر کی ہولناکیوں میں تین اہم مقامات پر امت کی مشکل کشائی فرمائے۔

۱۔پل صراط ۲۔حوض کوثر ۳۔میزان عمل

ایسی نعمت کہ جب ساری امتیں قیامت کے روز در مصطفےٰ ﷺ پر حاضر ہوں گی تو اَنا لَھَا کہہ کران کی دستگیری فرمائیں گے۔ایسے موقع پر کہ جب تمام انبیاء عظام ''اذھبوا الی غیری'' فرما چکے ہوں گے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا۔

کہیں گے سارے نبی اذھبوا الی غیری
میرے کریم کے لب پر انا لھا ہو گا

یوم جمعہ اور یوم عرفہ بھی ایام عید:

عن ابن عباس انه قراء اليوم اكملت لكم دينكم الآية وعنده يهودی فقال لونزلت هذه الآية علينا لاتخذناها عيدًا فقال ابن عباس فانها نزلت فی يوم عيدين فی يوم جمعة ويوم عرفة۔ (۵۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم۔۔۔تلاوت کی اس وقت آپ کے پاس ایک یہودی تھا۔اس نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس کے اترنے کے دن کو عید بناتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دو عیدوں والے دن نازل ہوئی ہے جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن۔

۵۷۔(مشکوٰۃ المصابیح۔کتاب الصلوٰۃ۔باب الجمعۃ۔صفحہ ۱۲۱۔قدیمی کتب خانہ کراچی)

مشکوۃ شریف کی اس حدیث پاک سے دو اہم امور ثابت ہو رہے ہیں۔

ا۔ صحابی رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو امت مصطفےٰ علیہ وسلم میں قرآن عظیم کے سب سے بڑے مفسر ہیں۔ جن کے لئے رسول اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے وہ یوم جمعہ اور یوم عرفہ کو عید قرار دے رہے ہیں۔

۲۔ جس دن ایک آیت اترے اگر وہ دن دو عیدوں کا ہو سکتا ہے تو وہ ہستی جن پر فقط ایک، دو یا تین نہیں بلکہ رب کعبہ نے جن کے سینہ اقدس پر تیس پارے نازل کئے تو جس دن وہ تشریف لائیں وہ عید کا دن کیوں نہیں ہو سکتا؟

یوم جمعہ عید الفطر اور عید الاضحی سے بھی افضل:

قال النبی علیہ السلام ان یوم الجمعة سیّد الایّام و اعظمها عندالله وهو اعظم عندالله من یوم الاضحیٰ ویوم الفطر۔ (۵۸)

ترجمہ: نبی غیب داں علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الضحیٰ اور یوم فطر سے بھی عظیم ہے۔

جو لوگ صبح و شام دو عیدوں کی رٹ لگاتے رہتے ہیں وہ ہماری بیان کردہ ان احادیث کو غور سے دیکھیں کہ جن میں جمعہ کے علاوہ دیگر ایام کو بھی عید فرمایا گیا۔ بلکہ جمعہ کو تو عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی افضل قرار دیا گیا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جمعہ المبارک کا دن سال میں 52 مرتبہ آتا ہے۔ اور جمعہ کا عید ثابت ہونا صحیحین سے ثابت ہے۔ تو کیا سال میں یہ باون (۵۲) عیدیں نہیں بنتیں؟

۵۸۔ (مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الصلوۃ۔ باب الجمعۃ۔ ص ۱۲۰۔ قدیمی کتب خانہ کراچی)

دو عیدوں والا اسلام کون سا اسلام ہے؟ دو عیدوں والا اسلام کیا سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقائد سے متصادم نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے یوم ولادت کا مرتبہ کم کر کے دین اسلام کی کون سی خدمت سرانجام دی جا رہی ہے؟

امام احمد ابن محمد القسطلانی علیہ الرحمہ:

آپ سیرت پاک پر لکھی گئی اپنی شہرہ آفاق تصنیف المواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں۔

میلاد شریف کی محافل کے سلسلے میں اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ اس سال امن قائم رہتا ہے اور مقاصد کے حصول کیلئے فوری خوشخبری ملتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو میلاد شریف کے مہینے کی راتوں کو عیدیں بناتا ہے تاکہ یہ ان لوگوں کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے جن کے دلوں میں بیماری ہے۔

پروفیسر سید اسد محمود کاظمی
جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف میرپور آزاد کشمیر
0345-9731968

۵۹۔ (المواہب اللدنیہ۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۹۳۔ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

ماٰخذ ومراجع

۱۔القرآن العظیم ــــــــــ کلام اللہ غیر مخلوق

۲۔کنز الایمان ــــــــــ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

۳۔تفسیر ابن عباس ــــــــــ حبر الامۃ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

۴۔تفسیر کبیر ــــــــــ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

۵۔تفسیر بیضاوی ــــــــــ ابو سعید عبداللہ ابن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔الصاوی علی الجلالین ــــــــــ علامہ احمد ابن محمد الخلوتی الصاوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔تفسیر خزائن العرفان ــــــــــ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

۸۔تفسیر مظہری ــــــــــ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی علیہ الرحمۃ

۹۔تفسیر عثمانی ــــــــــ شبیر احمد عثمانی دیوبندی

۱۰۔صحیح البخاری ــــــــــ ابو عبداللہ محمد ابن اسماعیل البخاری علیہ الرحمۃ

۱۱۔صحیح المسلم ــــــــــ امام مسلم ابن حجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔الموطا ــــــــــ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔مشکوٰۃ شریف ــــــــــ ابو محمد الحسین ابن مسعود الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔مرقاۃ مشرح مشکوٰۃ ــــــــــ امام علی ابن سلطان محمد القاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔جامع العلوم والحکم ــــــــــ امام عبدالرحمٰن ابن شہاب الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔سیرت نبویہ ﷺ ــــــــــ حافظ محمد ابن اسماعیل معروف ابن کثیر

۱۷۔مدارج النبوت ــــــــــ شیخ عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ

۱۸۔الشفاء ــــــــــ ابوالفضل قاضی محمد عیاض مالکی علیہ الرحمۃ

۱۹۔المواہب اللدنیہ ______ امام احمد ابن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۰۔زرقانی شرح مواہب ______ الشیخ محمد ابن عبد الباقی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۱۔سیرت حلبیہ ______ الشیخ امام نور الدین الحلبی رحمۃ اللہ علیہ
۲۲۔نسیم الریاض ______ امام شہاب الدین احمد خفاجی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳۔المستدرک ______ امام محمد ابن عبد اللہ الحاکم علیہ الرحمۃ
۲۴۔مورد الصادی فی مولد الھادی ______ حافظ محمد ابن ابی بکر ابن عبد اللہ دمشقی علیہ ارحمۃ
۲۵۔المورود الھنی فی المولد السنی ______ حافظ عبد الرحیم ابن الحسین مصری رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۔مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ______ حافظ محمد ابن عبد الرحمٰن ابن محمد السخاوی علیہ الرحمۃ
۲۷۔مولد العروس ______ عبد الرحمٰن ابن علی ابن محمود رحمۃ اللہ علیہ
۲۸۔مولود برزنجی ______ سید جعفر ابن عبد الکریم ابن محمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ
۲۹۔کیا جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلو فی الدین ______ غلام مرتضٰے ساقی مجددی
۳۰۔آمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ______ مرتب علی اکبر الازہری
۳۱۔میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ______ مفتی محمد خان قادری
۳۲۔البدعۃ عند الائمۃ والمحدثین ______ ڈاکٹر محمد طاہر القادری
۳۳۔الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ ______ نواب صدیق حسن بھوپالی
۳۴۔الحمد صلی اللہ علیہ وسلم ______ مرزا حیرت دھلوی
۳۵۔سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ______ مولوی مودودی
۳۶۔تاریخ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ______ ابراہیم میر سیالکوٹی
۳۷۔المنجد ______ لویس مالوف

’’شاهراہ جنت‘‘ پر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب مدظلہ العالی کا تہنیتی مکتوب

۹ ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ

۱۰ نومبر ۲۰۰۸ء

محبی وعزیزی پروفیسر سید اسد محمود کاظمی حفظہ اللہ الباری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بفضلہٖ تعالیٰ بخیر ہوں گے۔

آپ کا خط مورخہ ۱۶ اکتوبر موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ

اس سے قبل آپ کی مختصر، جامع اور مایہ ناز تصنیف ’’شاہراہ جنت‘‘ کی وصول یابی کی اطلاع ٹیلیفون پر دے چکا تھا۔

آپ نے اپنے مذکورہ مقالے کو جن پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے اس کا مطالعہ کر کے ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری حنفی محدث بریلوی کی درج ذیل مشہور رباعی کی تشریح فرمائی ہے۔

؎ اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ ۔ ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ۔ ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

پانچ عنوانات میں:

۱۔ روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو۔

۲۔ جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول ﷺ کی

۳۔ سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

۴۔ کروں تیرے نام پہ جان فدا، اور

۵۔ کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

آپ نے جان ایمان، محبت رسول کریم ﷺ کی اہمیت وضرورت، جسم وجان مومن پر اس کے ثمرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ و رضی عنہ کے عمل و معمولات کو جس حسن ترتیب، نظم وضبط اور قرآن وحدیث کے دلائل و براہین سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے اور اختصار و جامعیت اس پر مستزاد ہے۔ آپ کی کتاب پڑھ کر دل سے یہ دعا نکلتی ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

آپ اپنا مطالعہ اور مشق قلم وسخن جاری رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دینِ اسلام اور مذہب مہذب اہل سنت و جماعت کی نشر و اشاعت اور عقائد حقہ کی تبلیغ میں کارہائے نمایاں انجام دیں گے۔

امید ہے کنزالایمان کانفرنس کے لئے آپ اپنے منتخب شدہ عنوان:

''کنزالایمان ـــــ تقدیس الوہیت اور عظمت رسالت کا پاسبان'' ☆ مقالہ لکھ رہے ہوں گے ہفتہ عشرہ میں ہمیں ای میل کر دیں تا کہ وقت پر شامل اشاعت ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل اور رزق وصحت میں ترقی عطا فرمائے (آمین) بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆ راقم کا متذکرہ مقالہ ''کنزالایمان ـــــ تقدیس الوہیت اور عظمت رسالت ﷺ کا پاسبان'' اہل سنت کے موقر ماہنامہ معارف رضا کراچی کے سالنامہ 2009 میں طبع ہو چکا ہے (کاظمی)

ہدیہ سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلاشاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوہ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفیٰ
سیّدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

مصنف کی تحقیقی، علمی، فکری وادبی تصانیف
محبت مصطفیٰ علیہ السلام کے عنوان
پر
شاہراہ جنت
ایک ایمان افروز
تصنیف
چمنستان کرم
(زیر طبع)
پنجتن پاک کی قابل رشک وقابل
اتباع سیرت طیبہ کے
چند اہم نقوش
جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(آئینہ تحقیق میں)
دلیل وبرہان کے زیر سایہ لکھی
جانے والی ایک علمی تحقیق
ملت کا نگہبان
(زیر طبع)
آبروئے اہل سنت امام احمد رضا خان
فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی
خدمات اسلام کا حسین تذکرہ
انتخاب کاظمی
(زیر طبع)
تاریخ اسلام کے دلچسپ، اثر آفریں
وجد آفریں اہم واقعات
پر مشتمل ادبی کاوش
ملنے کا واحد پتہ
بزم غوث الورٰی تھوتھال میرپور آزاد کشمیر
Contact No:
0344-9002958